ثانویہ عامہ تنظیم المدارسِ اہلسنت پاکستان کے
تحت پرچہ نحو کی مکمل تیاری کیلئے بیمثال نوٹس

الفوز العظیم

فِی حلِّ سوالاتِ التّنظیم

تحریر

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
حاجی نذیر احمد مہروی صاحب
(بانی و مہتمم دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان)

ناشر

مکتبہ غوثیہ مہریہ
دار العلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

درس نظامی کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے مفید لنکس

فیس بک پیج
Ghousia Mehria Multan

تنظیم المدارس اپڈیٹس
Ghousia Mehria Multan

درس نظامی کتب وشروحات ویب سائٹ
Ghousia Mehria.Com

وٹس ایپ
حافظ محمد حسنین اسدی 03015879123

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفوز العظیم فی حل سوالات التنظیم

ھدایۃ النحو ۱۹۸۵ء

(۱) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع بیان کریں اور ہدایۃ النحو کے مصنف کا نام لکھیں، یا کلمہ کی تعریف اور اسکی اقسام بمع تعریف بیان کریں؟ (۲) تابع کی تعریف اور اسکی اقسام بمع تعریف لکھیں۔ (یا) مستثنٰی کی تعریف اسکی اقسام بمع تعریف لکھیں نیز بیان کریں کہ مستثنٰی کا اعراب کتنی قسم پر ہے؟ (۳) اسم فاعل اور فاعل، اسم مفعول اور مفعول کی تعریف بمع امثلہ لکھیں؟

الجواب نمبر ا: جزء (الف) علم نحو کی تعریف۔ اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ۔

علم نحو کی غرض۔ صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيْ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ۔

علم نحو کا موضوع۔ الکلمة والکلام۔ مصنف کا نام۔ بعض حضرات نے مصنف کا نام ابوحیان اندلسی بتایا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ہدایۃ النحو کے مصنف حضرت علامہ سراج الدین ہیں جو حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے (تفصیل کے لئے کتاب کا صفحہ نمبر ا،۹،۱۰ ملاحظہ کریں)

الجواب نمبر ا: جزء (ب) الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد۔ کلمہ کی تین قسمیں۔ (۱) اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس میں ازمنہ ثلثہ سے کوئی زمانہ نہ ہو۔ جیسے رجل اور ضارب۔ (۲) فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس میں ازمنہ ثلثہ سے کوئی ایک زمانہ ہو جیسے ضَرَبَ، يَضْرِبُ۔ (۳) حرف وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے۔ جیسے من اور الیٰ۔

الجواب نمبر ۲: جزء (الف): تابع کی تعریف- تابع ہر وہ دوسرا لفظ ہے جو سابق کے اعراب کے ساتھ معرب ہو ایک جہت سے۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

گر بپرسند از توابع گو کہ پنج اینک عیاں — نعت و توکید و بدل عطف نسق عطف بیاں

نعت کی تعریف: نعت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہے۔ جیسے جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عالم، رجل کی نعت ہے اس قسم کو صفت بحال الموصوف کہتے ہیں یا ایسے معنی پر دلالت کرے

جومتبوع کے متعلق میں ہے۔ جیسے جَاءَ نِیُ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوُہُ، اس مثال میں عالمٌ (صفت) نے رجل کے متعلق کی صفت بتائی کہ وہ علم والا ہے اس قسم کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں۔

تاکید کی تعریف: تاکید وہ تابع ہے جومتبوع کے حال کو ثابت و پختہ کردے نسبت میں یا شمول میں۔ جیسے جَاءَ نِیُ زَیُدٌ زَیُدٌ۔

بدل کی تعریف: بدل وہ تابع ہے جس کی طرف وہ چیز نسبت کی جائے جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہے، اور اس نسبت سے مقصود وہی تابع ہو نہ کہ اس کا متبوع۔ جیسے جَاءَ نِیُ زَیُدٌ اَخُوُكَ۔

عطف بحرف: عطف بحرف (عطف نسق) یعنی عطف بحرف وہ تابع ہے کہ جس کی طرف وہ چیز منسوب ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو اور وہ دونوں اس نسبت سے مقصود ہوں جیسے جَاءَ نِیُ زَیُدٌ وبَکُرٌ۔

عطف بیان: عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو لیکن اپنے متبوع کی وضاحت کرے جس کی صورت یہ ہے کہ نام اور کنیت میں سے غیر مشہور کے بعد مشہور کو ذکر کرنا جیسے اَبُوُ حَفُص عُمَر، عَبُدُاللّٰہ بن عمر۔

الجواب نمبر ۲: جزء (ب): **مستثنٰی کی تعریف۔** مستثنٰی وہ لفظ ہے جو اِلَّا یا اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے بعد مذکور ہو یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں کیا گیا جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل مستثنٰی منہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں متصل اور منقطع۔

مستثنٰی متصل کی تعریف: مستثنٰی متصل وہ ہے جسکو اِلَّا یا اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے ذریعے متعدد سے نکالا گیا ہو جیسے جَاءَ نِی الْقَوُمَ اِلاَّ زَیُدًا۔

مستثنٰی منقطع کی تعریف: مستثنٰی منقطع وہ ہے جو اِلَّا اور اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے بعد مذکور ہو اور اسکو ماقبل سے نہ نکالا گیا ہو جیسے جَاءَ نِی الْقَوُمَ اِلاَّ حِمَارًا۔

مستثنٰی کے اعراب کی اقسام: مستثنٰی کے اعراب کی چار قسمیں ہیں **اوّل** نصب، جب مستثنٰی متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو یا مستثنٰی منقطع اِلَّا کے بعد واقع ہو یا مستثنٰی، مستثنٰی منہ پر مقدم ہو یا مستثنٰی خَلا وغیرہ کے بعد واقع ہو۔ (۲) نصب اور ماقبل سے بدل بنانا۔ جب مستثنٰی اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنٰی منہ مذکور ہو۔ (۳) عوامل کے مطابق اعراب جب مستثنٰی مفرغ ہو یعنی مستثنی منہ مذکور نہ ہو اور مستثنٰی اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ (۴) مجرور جب مستثنٰی لفظ غیر یا سوا، سوی، وغیرہ کے بعد واقع ہو۔

الجواب نمبر ۳: جزء(الف) **اسم فاعل کی تعریف**: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطریق حدوث قائم ہے۔

فاعل کی تعریف: فاعل وہ اسم ہے جس سے قبل فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس کی طرف نسبت کیا گیا ہو بایں معنٰی کہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں۔

اسم مفعول کی تعریف: اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو اور مفعول وہ ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

فرق: (ا) اسم فاعل اور اسم مفعول ذات مع الوصف پر دلالت کرتے ہیں اور فاعل اور مفعول صرف ذات پر۔

(۲) اسم فاعل و اسم مفعول ہمیشہ مشتق ہوتا ہے اور فاعل و مفعول کبھی مشتق ہوتا ہے اور کبھی جامد۔

الجواب نمبر۳: جزء(ب) **مفعول به**: مفعول بہ اس چیز کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضرب زید عمرا اس میں عمرو مفعول بہ ہے۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے ہم معنٰی ہو۔ جیسے ضرباً، ضربتُ ضرباً میں۔

مفعول فیه: اس زمان یا مکان کا نام ہے جسمیں فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے جَلَسْتُ فِیْ الْمَسْجِدْ میں اَلْمَسْجِدْ مفعول فیہ ہے۔

☆☆☆☆☆

شرح مائة عامل ۱۹۸۵ء

درج ذیل عبارت کی ترکیب نحوی کریں؟

سوال ۱:- جزء(الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ .... اَلْمُجْتَبٰی

سوال ۱:- جزء(ب)- رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبک نستعین۔

جواب ۱:- جزء(الف) اَلْحَمْدُ: مبتدا الام جار اسم جلالت مجرور ثَابِتٌ مقدر کے متعلق ہوا عَلٰی جار نعماءِ مضاف ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ موصوف الشاملہ، صفت، موصوف با صفت معطوف علیہ، واؤ عاطفہ آلاءِ مضاف، ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف با مضاف مضاف الیہ الکاملہ صفت موصوف صفت سے ملکر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور ہوا، جار مجرور سے ملکر متعلق ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ دونوں ظرفوں سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ لفظاً اور معناً انشائیہ ہوا۔ واؤ عاطفہ اَلصَّلٰوۃ مبتدا عَلٰی جار

سید مضاف الانبیاء مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مبدل منہ محمد موصوف اَلْمُصْطَفٰی صفت، موصوف باصفت بدل، مبدل منہ بدل سے ملکر مجرور، جار مجرور معطوف علیہ، واؤ عاطفہ آل، مضاف، ضمیر مضاف الیہ مرکب اضافی موصوف اور اَلْمُجْتَبٰی اس کی صفت موصوف باصفت مجرور، جار مجرور معطوف، معطوف بامعطوف علیہ متعلق نَازِلَةٌ مقدر کے نَازِلَةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جواب ۱:- جزء (ب)- رَبِّ، یہ اصل میں یَا رَبِّیْ ہے، یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ، اَدْعُوْ فعل اَنَا ضمیر مستتر فاعل، رب غیر جمع مذکر سالم مضاف، یائے متکلم مضاف الیہ، مضاف بمع مضاف الیہ اَدْعُوْ کا مفعول ہوا اَدْعُوْ فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ ہے، یَسِّرْ، صیغہ امر حاضر اَنْتَ پوشیدہ اس کا فاعل، فعل فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ جواب ندا ہوا۔ وَلَا تُعَسِّرْ، واؤ عاطفہ لَا تُعَسِّرْ فعل نہی اَنْتَ پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ واؤ عاطفہ تَمِّمْ صیغہ امر حاضر از باب تفعیل انت پوشیدہ فاعل بِالْخَيْرِ جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق ہوا یہ بھی جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ، واؤ عاطفہ بِكَ جار مجرور نَسْتَعِيْنُ کے متعلق ہوا۔ نَسْتَعِيْنُ اپنے فاعل ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوال ۲:- جزء (الف) عوامل لفظیہ ومعنویہ کی تعریف اور اقسام بیان کریں اور ہر قسم کی تعداد بیان کریں؟

سوال ۲:- جزء (ب) حروف جارہ کی تعداد، انکا مدخول اور عمل بیان کریں؟

جواب ۲:- جزء (الف) **عامل لفظی کی تعریف** : عامل لفظی وہ ہے جس کا تلفظ کرسکیں یا اس پر دلالت کرنے والے کا تلفظ ہوسکے، عامل لفظی کل ۹۸ ہیں جن میں سے ۹۱ عامل سماعی ہیں اور سات عامل قیاسی ہیں۔

عامل معنوی کی تعریف : عامل معنوی وہ ہے جس کا تلفظ نہ کرسکیں اور نہ ہی اس پر دلالت کرنے والے کا تلفظ ہوسکے، عامل معنوی دو ہیں ایک مبتدا اور اور خبر کا عامل، دوم فعل مضارع کا عامل۔

جواب ۲:- جزء (ب) حروف جارہ سترہ ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

بَاؤ، تَاؤ، كَافُ، لَامُ، وَاؤ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا　　رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، اِلٰى،

حروف جارہ اسم پر داخل ہوکر اس کے آخر میں جر کرتے ہیں۔

سوال ۳:- جزء (الف) افعال قلوب کی تعداد انکا عمل اور مدخول بیان کریں اور بتائیں کہ وہ کون سے ہیں؟

سوال ۳:- جزء (ب) افعال ناقصہ کتنے اور کون سے ہیں اور کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب ۳:- جزء (الف) **افعال قلوب:** یعنی جن افعال کا قلب سے تعلق ہے وہ سات ہیں اور ان کے تین طائفہ ہیں۔ **اوّل،** شک کے لئے اور یہ تین ہیں حسبت، ظننت، خلت۔ **دوم** یقین کے لئے اور یہ بھی تین ہیں، علمت، رأیت، وجدت۔ **سوم،** جو شک ویقین میں مشترک ہے اور وہ زَعَمْتُ ہے۔

مدخول وعمل۔ افعال قلوب مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

جواب ۳:- جزء (ب) افعال ناقصہ سترہ ہیں یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں اور یہ کان، صار، اَصْبَحَ، اَمْسٰی وغیرہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

ھدایة النحو ۱۹۸۶ء

سوال-(۱) افعال ناقصہ کا عمل اور وجہ تسمیہ لکھیں نیز وہ کون سے افعال ہیں؟

جواب- افعال ناقصہ سترہ ہیں کان، صار، اصبح، وغیرہ۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب، جیسے کان زیدٌ قائماً، چونکہ یہ افعال خبر سے ملے بغیر تام نہیں ہوتے اس لئے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔

سوال-(۲) درج ذیل کی تعریف بمعہ امثلہ سپرد قلم کریں؟ مؤنث حقیقی، مخصوص بالمدح، صفت مشبہ، غیر منصرف؟

جواب-(۱) مؤنث حقیقی وہ ہے کہ جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے۔

(۲) **مخصوص بالمدح:** فعل مدح کے فاعل کے بعد جو اسم ہو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں مثلاً نعم الرجل زید، میں لفظ زید مخصوص بالمدح ہے، جو ترکیب میں مبتدا ہے اور نعم الرجل اس کی خبر مقدم ہے)

(۳) **صفت مشبہ:** وہ اسم ہے جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ بطورِ ثبوت متصف ہونے پر دلالت کرے جیسے سَمِیْعٌ۔

(۴) **غیر منصرف:** غیر منصرف وہ اسم ہے کہ جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے عمر، کہ اس میں عدل اور علم ہے اور مصابیح، اس میں منتہی الجموع کا وزن ہے جو دو سبب کے قائم مقام ہے۔

(۵) **معرفہ:** معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین شے کے لئے موضوع ہو معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ (۱) علم جیسے

زید۔ (۲)ضمیریں جیسے اَنْتَ، ھو وغیرہ۔ (۳)اسمائے اشارہ جیسے ھٰذا وغیرہ۔ (۴)اسمائے موصولہ جیسے الذی وغیرہ۔ (۵)معرفہ بالف لام جیسے الرجل۔ (۶)معرفہ بندا جیسے یا رجل۔ (۷)پہلے پانچ میں سے کسی ایک کی طرف جو اسم مضاف ہو۔ جیسے غلام زید۔

☆☆☆☆☆

شرح مائۃ عامل ۱۹۸۶ء

سوال-(۱)مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں، نیز فاعل، مفعول اور موصوف وصفت الگ الگ کریں؟

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَۃُ وَاِنَّمَا سُمِّیَتْ نَاقِصَۃً لِاَنَّھَا لَا تَکُوْنُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ کَلَاماً تَاماً فَلَاتَخْلُوْ عَنْ نُقْصَانٍ وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ۔

جواب-سُمِّیَتْ میں ضمیر نائب فاعل ہے اور وہ ھِیَ ہے جس کا مرجع اَلْاَفْعَال ہے اور نَاقِصَۃً مفعول ثانی ہے، کَلَاماً تَاماً ،موصوف اور صفت یہ لَا تَکُوْنُ کی خبر ہے جس کا اسم ضمیر مستتر ہے اولا تَدْخُلُ اور فَلَاتَخْلُو کا فاعل بھی ضمیر ہے۔

سوال-(۲)مندرجہ ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کریں؟

جاء الذی ضربک (وہ آیا جس نے تجھے مارا)ھؤلاء اخوان سعید (یہ سعید کے بھائی ہیں)العاقل یطلب الکمال (عاقل کمال طلب کرتا ہے)ختم اللّٰہ علی قلوبھم (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی)رأیت احد عشر کوکباً (میں نے گیارہ ستارے دیکھے)

جواب-جاء فعل الذی اسم موصول، ضرب فعل ھو پوشیدہ فاعل کاف ضمیر منصوب متصل مفعول بِہٖ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ھؤلاء اسم اشارہ مبتدا، اخوان اپنے مضاف الیہ (سَعِیْد) سے ملکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَلْعَاقِلُ مبتدا یُطْلَبُ فعل ھُوَ مستتر فاعل اَلْکَمَال مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ختم فعل اللّٰہ فاعل عَلٰی جار قلوب مضاف ھُم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ رأیتُ فعل با فاعل احد عشر ممیز کوکباً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول

سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوال -(۳) شرح مائۃ عامل کے مصنف کے مختصر حالات زندگی لکھیں؟

جواب -اس کے مصنف عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ شعبان المعظم ۸۱۷ھ میں قصبہ جام میں پیدا ہوئے اور اسی قصبہ کی طرف نسبت سے آپکو جامی کہتے ہیں۔آپ کے والدین حضرت امام محمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اولاد سے تھے،اپنے والد شیخ احمد جامی اور دیگر فضلاء وقت سے استفادہ کیا۔شرح مائۃ عامل کے علاوہ ۵۴ کتابوں کے مصنف تھے۔محرم الحرام ۸۹۸ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔

سوال -(۴) مندرجہ ذیل کی ترکیب کریں؟

حروف تنصب الفعل المضارع وهي اربعة احرف ان ولن وكي واذن۔

جواب -حروف موصوف،تنصب فعل ضمیر مستتر اس کا فاعل الفعل موصوف المضارع صفت،موصوف صفت مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔واؤ عاطفہ ھِیَ مبتدا،اربعۃ ممیز مضاف احرف تمیز مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ اسے مل کر خبر،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَنْ خبر احدھا مبتدا محذوف کی واؤ عاطفہ لن خبر مبتدا محذوف ثانیہا کی۔واؤ عاطفہ کَیْ خبر مبتدا محذوف ثالثہا کی اور اِذَنْ خبر مبتدا محذوف رابعھا کی،یہ تمام اسمیہ جملے ہیں۔

☆☆☆☆☆

هداية النحو ۱۹۸۷ء

سوال -(۱) درج ذیل کی تعریف کریں عدل تحقیقی،ضمیر شان،اسم تصغیر،ضمیر مرفوع متصل،فعل متعدی؟

(۲) مفاعیل خمسہ کی تعریف بمع امثلہ تحریر کریں؟ (۳) اسباب منع صرف کو اسباب منع صرف کیوں کہتے ہیں وہ کتنے اور کون کون سے ہیں کسی پانچ کی تعریف کریں؟

جواب۱ :- **عدل تحقیقی** :عدل تحقیقی وہ ہے کہ غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ اس کے اصل پر کوئی دلیل ہو جیسے ثلث کے معنی کا تکرار اس کے لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے یعنی معنی کے تکرار سے معلوم ہوا کہ ثلث کا اصلی صیغہ ثلثۃٌ ثلثۃٌ ہے۔

ضمیر شان :ضمیر شان وہ ضمیر مذکر ہے جو جملہ سے پہلے واقع ہو اور جملہ اس کی تفسیر کرے جیسے قل هو الله

احد میں ھو ضمیر شان ہے۔

تصغیر: کسی اسم میں یائے تصغیر بڑھا کر اسکی حقارت یا عظمت کو بیان کرنا۔ جیسے رجل سے رُجَیْل، یہ تصغیر برائے حقارت ہے اور قرش سے قُرَیْش یہ تصغیر برائے تعظیم ہے۔

ضمیر مرفوع متصل: ضمیر مرفوع متصل وہ ہے جو محل رفع میں ہو اور اپنے فعل سے متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔

فعل متعدی: فعل متعدی وہ ہے جو فاعل پر تمام نہ ہو بلکہ اس کا اثر کسی دوسرے پر ظاہر ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْراً۔

جواب ۲:-(۱)**مفعول مطلق**: وہ مصدر (منصوب) ہے جو فعل مذکور کے معنی میں ہو جیسے ضربت ضرباً۔

(۲)**مفعول بہ**: مفعول بہ اس چیز کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضرب زید عمرا۔

(۳)**مفعول فیہ**: مفعول فیہ اس زمان یا مکان کا نام ہے جس میں فاعل کا فعل (لغوی) واقع ہو جیسے صمتُ دھراً۔

(۴)**مفعول لہ**: مفعول لہ اس چیز کا نام ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور واقع ہوا ہو جیسے ضربتہ تادیباً۔

(۵)**مفعول معہ**: مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ یہ معلوم ہو کہ مفعول کو فعل کے فاعل کی معیت و مصاحبت حاصل ہے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔

جواب ۳:-**سبب کی تعریف**: اَلَّذِیْ یُوْجَدُ الْمُسَبَّبُ لِوُجُوْدِہٖ، جس کے پائے جانے سے سبب پایا جائے، چونکہ نو اسباب میں سے کسی دو کے پائے جانے سے یا ایک ایسے سبب کے پائے جانے سے جو دو کے قائم مقام ہو، اسم میں عدم انصراف پایا جاتا ہے اس لیے انکو اسباب منع صرف کہتے ہیں۔

اسباب منع صرف: اس شعر میں مذکور ہیں۔

عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَانِیْثٌ وَمَعْرِفَۃٌ ۔۔۔ وَ عُجْمَۃٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْکِیْبٌ

وَالنُّوْنُ زَائِدَۃَ مِنْ قَبْلِھَا اَلِفٌ ۔۔۔ وَوَزْنُ الْفِعْلِ وَھٰذَاالْقَوْلُ تَقْرِیْبٌ

پانچ کی تعریف: **عدل**: کسی اسم کا اپنے اصلی صیغہ (شکل) سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف تحقیقاً یا تقدیراً پھر جانا۔ جیسے ثُلٰث اور عُمَرُ۔

معرفہ کی تعریف: کسی اسم کا ذات معینہ پر دلالت کرنے والا ہونا۔ جیسے طلحۃ۔

عجمہ کی تعریف: کسی لفظ کا غیر عربی ہونا۔ جیسے اِبْرَاھِیْم۔

ترکیب کی تعریف: دو یا زیادہ کلموں کا ایک ہو جانا بشرطیکہ کوئی جزء حرف نہ ہو۔ جیسے مَعْدِیْکَرَبُ۔

وزن فعل کی تعریف: کسی اسم کا ایسے وزن پر ہونا جسکو اوزانِ فعل سے شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے شَمَّرَ اور ضُرِبَ . یا اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہو جیسے احمد اور یشکر

شرح مائۃ عامل ۱۹۸۷ء

سوال-شرح مائۃ عامل کو شرح مائۃ عامل کیوں کہتے ہیں مصنف کا نام کیا ہے اور عوامل کی تفصیل بتائیں؟

جواب -شیخ عبدالقاہر جرجانی کی کتاب مأۃ عامل کی شرح ہونے کی وجہ سے اس کتاب کو شرح مائۃ عامل کہتے ہیں۔ سوال کا بقیہ حصہ حل ہو چکا ہے۔

سوال-مندرجہ ذیل عبارت کا ترجمہ اور ترکیب کریں اور مضارع کو جزم کرنے والے حروف کی تعداد بتائیں؟

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع وھی خمسة احرفِ لم ولما ولام الامر ولاالنھی وان للشرط۔

جواب -ترجمہ: چھٹی نوع حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں وہ پانچ حروف ہیں لم، لما، لام امر، لائے نہی، اوراِنْ جو ہونے والا ہے شرط کے لئے۔ **ترکیب**: النوع موصوف السادس صفت، موصوف صفت سے ملکر مبتدا، حروف موصوف تجزم فعل ھی ضمیر مستتر فاعل الفعل المضارع مرکب توصیفی مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لم احدھا مبتدا مقدر کی خبر ہے لما، ثانیھا مقدر کی خبر، لام الامر، مرکب اضافی ثالثھا مقدر کی خبر ہے، لاالنھی مرکب توصیفی، خبر مبتدا محذوف رابعھا کی اور، اِنْ اپنی صفت للشرط سے ملکر خبر ہے مبتدا محذوف خامسھا کی۔

سوال-مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں نیز فعل، فاعل، موصوف صفت اور جار مجرور کی نشان دھی کریں؟

جواب -اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ وَهِیَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَرَفْعُ الْخَبَرِ۔ الحروف المشبھۃ، مرکب توصیفی ہے، بالفعل جار مجرور ہے، تدخل فعل اور ھی ضمیر مستتر فاعل ہے، علی المبتدء والخبر عطف کے بعد جار مجرور ہے۔ تنصب کا فاعل ضمیر ہے اور الاسم مفعول بہ ہے اس طرح ترفع کا فاعل ضمیر ہے اور الخبر مفعول بہ ہے۔

سوال مع جواب-درج ذیل کا ترجمہ وترکیب نحوی کریں؟ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا، جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے، اِشْتَرَيْتُ الْفَرسَ بِسَرْجِهٖ، میں گھوڑا اس کی زین سمیت خریدا، وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوۃ اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیں اِشْتَرَيْتُ عِشْرِيْنَ كِتَاباً، میں نے بیس کتابیں خریدیں۔

جواب-اِهْدِ، صیغہ امر اَنْتَ مستتر فاعل، نَا ضمیر منصوب مفعول الصراط لمستقیم مرکب توصیفی مفعول ثانی جملہ انشائیہ جاء فعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول القوم مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء زیدا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے ملکر فاعل، یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ اشتریت فعل بفاعل الفرس مفعول، با جار سرجہ، مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ظرف لغو، جملہ فعلیہ خبریہ یا انشائیہ۔ واؤ عاطفہ اُءْ مُرْ امر حاضر انت مستتر فاعل، اھلک مرکب اضافی مفعول، بالصلوۃ جار مجرور ظرف لغو، یہ جملہ انشائیہ ہے اشتریت فعل بمع فاعل عِشْرِيْنَ اسم عدد، کتاباً تمیز سے ملکر مفعول یہ جملہ فعلیہ خبریہ یا انشائیہ ہے۔

☆☆☆☆☆

ہدایۃ النحو ۲۰۰۴ء

سوال-ہدایۃ النحو کی روشنی میں کلمہ کی تین قسموں میں منحصر ہونے کی وجہ قلم بند کریں؟

جواب -کلمہ تین اقسام میں اس لئے منحصر ہے کہ کلمہ معنیٰ مستقل پر دلالت کرے گا یا نہیں قسم ثانی حرف ہے پھر اگر کلمہ اپنے معنیٰ مستقل پر دلالت کرے گا تو اس میں کوئی زمانہ ہوگا یا نہیں ہوگا اگر نہیں ہوگا تو اسم ہے، اگر ہوگا تو فعل ہے۔

سوال-حرف کی وجہ تسمیہ بیان کریں نیز کلام عرب میں حرف کے فوائد سپرد قلم کریں؟

جواب -حرف کے لغوی معنیٰ طرف یعنی کنارہ ہیں چونکہ حرف اصطلاحی کلامِ عرب میں طرف اور کنارہ میں ہوتا ہے یعنی نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اس لئے کلمہ کی اس قسم کو حرف کہتے ہیں۔ **فوائد**: کلام عرب میں حرف کے کثیر فائدے ہیں مثلاً دو اسموں کے درمیان ربط و تعلق جیسے زیدٌ فی الدار، دو فعلوں کے درمیان ربط جیسے اُرِيْدُ اَنْ تحسن الی، دو جملوں کے درمیان ربط جیسے اِنْ تضربنی اضربک۔

(دیگر فوائد وقایۃ النحو میں دیکھیں)

سوال -(۳) ہدایۃ النحو میں اعراب کی کل کتنی قسمیں ذکر کی گئی ہیں نیز اسم مقصور اور اسم منقوص کی تعریف اور اعراب

بمع امثلہ بیان کریں؟

جواب ہدایۃ النحو میں اعراب کی چار قسمیں ذکر کی گئی ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکت۔ (۲) اعراب بالحرف۔ (۳) اعراب لفظی۔ (۴) اعراب تقدیری، اور اعراب اسم کی نو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رفع ضمہ کے ساتھ، نصب فتح کے ساتھ، جر کسرہ کے ساتھ، یہ مفرد منصرف صحیح، جاری مجراء صحیح اور جمع مکسر منصرف کا اعراب ہے۔ (۲) رفع ضمہ کے ساتھ نصب اور جر کسرہ کے ساتھ یہ جمع مؤنث سالم کا اعراب ہے۔ (۳) رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب وجر فتحہ کے ساتھ یہ غیر منصرف کا اعراب ہے۔ (۴) رفع واؤ کے ساتھ نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ یہ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب ہے۔ (۵) رفع الف کے ساتھ اور نصب وجر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ یہ تثنیہ، کلا اور اثنان واثنتان کا اعراب ہے۔ (۶) رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ یہ جمع مذکر سالم وغیرہ کا اعراب ہے۔ (۷) رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ یہ اسم مقصور کا اعراب ہے اور ہر اسم کا جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ (۸) رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ جر تقدیری کسرہ کے ساتھ اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ یہ اسم منقوص کا اعراب ہے۔ (۹) رفع تقدیری واؤ کے ساتھ نصب اور جر یاء ملفوظ کے ساتھ یہ جمع مذکر سالم کا اعراب ہے جو یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہے۔

اسم مقصور: اسم مقصور اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو خواہ باقی ہو۔ جیسے اَلْعَصٰی، یا محذوف ہو۔ جیسے عصاً، اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے جآءنی عصاً، رَأیتُ عصاً، ومَرَرْتُ بِعَصاً۔

اسم منقوص: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے القاضی، اس کا اعراب حالت رفع اور جر میں تقدیری ہوتا ہے لیکن حالت نصب میں لفظی ہوتا ہے۔ جیسے جآء القاضی، رأیت القاضی، مررت بالقاضی۔

سوال-(الف) وہ کون سے اسبابِ منع صرف ہیں جن میں علمیت شرط ہے؟

(ب) جمع اور وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط تفصیلاً قلمبند کریں؟

(ج) وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں فاعل کے فعل کا مؤنث ہونا ضروری ہے اور وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں فعل

مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب -(الف) ایسے اسباب منع صرف پانچ ہیں۔ (۱) تانیث بالتاء۔ (۲) تانیث معنوی۔ (۳) عجمہ۔ (۴) ترکیب۔ (۵) وہ اسم جس میں الف نون زائدتان ہو۔

(ب) جمع کی شرائط، جمع کی دو شرطیں ہیں (۱) وہ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی اس کے آگے جمع تکسیر نہ آسکتی ہو۔ (۲) اس جمع کے آخر میں وہ تاء نہ ہو جو حالت وقف میں ھاء، بن جاتی ہے۔ وزن فعل کی شرائط، (۱) وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو اسم میں صرف منقول ہو کر پایا جائے۔ جیسے شَمَّرَ اور ضُرِبَ۔ (۲) اگر وہ وزن فعل کے ساتھ مختص نہ ہو تو س کے شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی ایک حرف ہو اور آخر میں وہ تاء نہ ہو جو حالت وقف میں ھاء ہو جاتی ہے۔

جواب ۲:- جزء: ج (۱) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ۔

(۲) اگر فاعل ضمیر مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہوگا۔ جیسے الشمس طلعت۔ (۳) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو مگر فعل و فاعل میں فاصلہ ہو تو فعل میں تذکیر و تانیث دونوں امر جائز ہیں۔ جیسے ضَرَبَ الْیوم ھند اور ضربت الیوم ھند۔ (۴) اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل میں تذکیر و تانیث جائز ہے۔ جیسے طلعت الشمس اور طلع الشمس۔

سوال ۳: -(الف) تنازع فعلان کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں؟ نیز تنازع کی صورت میں بصریوں اور کوفیوں کے نزدیک کون سے فعل کو عمل دینا مختار ہے اور کیوں۔

(ب) مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟

جواب ۳: -(الف) تنازع فعلان کی چار صورتیں ہیں اول دونوں فعل اسم ظاہر کے فاعل ہونے میں تنازع کریں۔ جیسے ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

دوم: دونوں فعل اسم ظاہر کے مفعول ہونے میں تنازع کریں۔ جیسے ضربتُ واکرمتُ زیداً۔

سوم: پہلا فعل اسم ظاہر کے فاعل ہونے کو چاہے اور دوسرا مفعول ہونے کو۔ جیسے ضربنی واکرمت زیداً۔

چھارم: پہلا فعل اسم ظاہر کے مفعول ہونے کو چاہے اور دوسرا فاعل ہونے کو۔ جیسے ضربت واکرمنی زیدٌ۔

کس کو عمل دینا مختار ھے -اگرچہ تنازع کی صورت میں جمہور نحات کے نزدیک ہر ایک فعل کو عمل دیا جاسکتا ہے لیکن مختار اور پسندیدہ کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

مذھب بصریین :بصریین کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا مختار ہے کیونکہ وہ اسم ظاہر کے قریب ہے۔ والحق للقریب۔

مذھب کوفیین: کوفیین کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا مختار ہے کیونکہ وہ پہلا طالب و مستحق ہے۔

جواب۳:-(ب)**مفعول مالم یسم فاعله** :اس مفعول کو کہتے ہیں جس کا فاعل حذف کر کے مفعول کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ۔

سوال٤:-(ا)اسماء منصوبہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(اا)-مفعول مطلق کی تعریف کریں اور بتائیں کہ یہ کس کس معنی کے لئے آتا ہے۔ مثالیں دیکر وضاحت کریں؟

(ااا)-مفعول مطلق کے عامل کو کس صورت میں جوازاً اور کس صورت میں وجوباً حذف کیا جاتا ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں؟

جواب٤:-(ا)اسماء منصوبہ کل بارہ ہیں، مفاعیل خمسہ۔(٦)حال۔(٧)مستثنیٰ۔(٨)تمیز۔(٩)کان کی خبر۔ (١٠)اِنَّ کا اسم۔(١١)لائے نفی جنس کا اسم۔(١٢)ماولا مشابہ بلیس کی خبر۔

جواب٤: -جزء(اا)-**مفعول مطلق** : مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنیٰ میں ہو۔ مفعول مطلق تین معنیٰ کے لئے آتا ہے۔ (ا)تاکید جیسے ضربت ضربا۔ (٢)بیان نوع کے لئے۔ جیسے جلست جِلسة القاری۔ (٣)بیان عدد کیلئے جیسے جلست جلسةً اور جلستین اور جلسات۔

جواب٤: -جزء(ااا)-اگر حذف پر قرینہ ہو تو مفعول مطلق کے فعل کو جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تیرا قول سفر سے آنے والے کے لئے، خَیْرَ مَقْدَمٍ اَیْ قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ ۔اور کبھی وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے سقیاً، شکراً وغیرہ میں، یہ سماع پر مقصور ہے یعنی جہاں اہل لغت نے حذف کیا حذف وہاں کریں گے۔

سوال٥-(الف) تابع کی تعریف وجہ تسمیہ اور اقسام تحریر کریں؟

جواب: -تابع کی تعریف واقسام گزر چکے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تابع اعراب میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے اس لئے اس کو تابع کہتے ہیں۔

(ii) تابع، نعت کی تعریف وجہ تسمیہ اور اقسام تحریر کریں؟

جواب: نعت کی تعریف گذر چکی ہے، چونکہ نعت اپنے ماقبل کی صفت اور حالت بیان کرتی ہے اس لئے اس کو نعت کہتے ہیں۔

(iii) تابع نعت کے فوائد قلمبند کریں؟

جواب۔(الف) فوائد نعت (۱) موصوف کی تخصیص کرنا جبکہ موصوف وصفت دونوں نکرہ ہوں جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔ (۲) موصوف کی توضیح جب دونوں معرفہ ہوں جیسے زید الفاضل۔(۳) ثناء مدح کے لئے جیسے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ (۴) ذم کیلئے جیسے تعوذ میں۔ (۵) تاکید کے لئے جیسے نفخۃ واحدۃ۔

سوال ۶:-(۱) کون سے اسماءِ افعال بمعنیٰ فعل امر استعمال ہوتے ہیں؟ اور کون سے بمعنیٰ فعل ماضی، مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(ii) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں۔ مصدر، اسم فاعل، صفت مشبہ۔

(iii) معرفہ کی تعریف وامثلہ بیان کریں (یہ حل ہو گیا ہے)

جواب-رُوَیْدَ بمعنی امر آتا ہے جیسے رُوَیْدَ زیداً اَیْ اَمْھِلْہُ۔ ھَیْھَاتَ بمعنی ماضی آتا ہے جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ اَیْ بَعُدَ۔

(ii) **مصدر کی تعریف**

صیغے نکلیں جس سے مصدر اس کو جان — جس کے آخر دن ہو یا تن اے جوان

(بقیہ حل ہو گئے ہیں)

☆☆☆☆☆

القسم الثانی شرح مائۃ عامل

سوال ۷:-(۱) حروفِ جارہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (حل ہو چکا ہے)۔

(۲) باء کتنے اور کون کون سے معنیٰ کے لئے آتی ہے؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔

(۳) حروفِ ناصبہ للاسم کتنے اور کون کون سے ہیں بمع مثال تحریر کریں؟

جواب ۷:-جزء (۲) باء جارہ درج ذیل معانی کے لئے آتی ہے۔

(۱) الصاق کیلئے، جیسے بہ داءٌ ۔ (۲) اعانت کیلئے، جیسے کتبت بالقلم۔ (۳) تعلیل کیلئے، جیسے

باتخاذکم العجل۔ (۴)مصاحبت کیلئے،جیسے اشتریت الفرس بسرجه۔ (۵)لازم کومتعدی بنانے کیلئے،جیسے ذهب الله بنورهم ۔ (۶)مقابلہ کیلئے،جیسے اشتریت العبد بالفرس ۔(۷)قسم کیلئے،جیسے باللّٰہ لافعلن کذا۔ (۸)استعطاف کیلئے،جیسے ارحم بزید ۔ (۹)ظرفیت کیلئے،جیسے زید بالبلد۔ (۱۰)بائے زائدہ،جیسے لاتُلْقُوا بایدیکم الی التهلكة۔

جواب۷:-جزء(۳)اسم کونصب دینے والے حروف سات ہیں۔واؤ بمعنی مع جیسے استوی الماء والخشبة الا استثنائیہ جیسے جاء نی القوم الا زیدا ۔پانچ حروف ندا جبکہ منادیٰ مضاف ہوجیسے یا عبد اللّٰہ ، ایا عبد اللّٰہ ، ہیا شریف القوم ، ای افضل القوم اور اَ عَبْدَ اللّٰهِ

سوال-فعل مضارع کونصب دینے والے حروف کتنے اورکون کون سے ہیں نیزان کے معنیٰ بتائیں؟

جواب-فعل مضارع کونصب دینے والے حروف چار ہیں۔اَنْ ،لَنْ ، کَیْ ،اِذَنْ ،اَنْ فعل مضارع کو بمعنیٰ مصدر کر دیتاہے،لَنْ فعل مضارع کونفی تاکید مستقبل کے معنیٰ میں کردیتاہے،کَیْ سببیت کے لئے آتاہے،اِذَنْ جواب اور جزا کے لئے آتاہےاوراَنْ مقدرہ بھی مضارع کونصب دیتاہے۔

سوال-درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔ (۱)النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع ،نعم الرجل زیدٌ ۔ (۲)من یکرمنی اکرمه ۔ (۳)وهو لا یستعمل الا فی ذوی العقول۔ (۴)کم رجلا ضربته۔ (۵)عسٰی اَنْ یخرج زیدٌ۔

جواب:-النوع موصوف،السادس صفت یہ مرکب توصیفی مبتدا ہے حروف موصوف تجزم فعل ضمیر مستتر فاعل،الفعل المضارع ،مرکب توصیفی مفعول،فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر کرصفت بنا،موصوف صفت سے مل کرخبر،مبتداخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نعم فعل، الرجل فاعل فعل بفاعل جملہ فعلیہ خبرمقدم زید مخصوص بالمدح مبتدا،من شرطیہ مبتدا،یکرمنی جملہ فعلیہ شرط،اکرمه خبر،شرطاپنی خبر سے مل کر یہ جملہ ہوا۔ واؤعاطفہ لَایُسْتَعْمَلُ نفی مضارع مجہول ضمیر مستتر نائب فاعل، اِلَّا استثناءفی جار ذَوِی العقول مرکب اضافی مجرور،جارمجرور مستثنیٰ مفرغ متعلق ہوافعل کے،فعل اپنے نائب فاعل اورظرف لغو سے مل کر جملہ خبریہ ہوکرخبرہوامبتدا کی۔کَمْ استفہامیہ ممیز رجلاً تمیز سے مل کرمبتدا۔ ضَرَبْتُ فعل بافاعل ضمیر منصوب اس کا مفعول،جملہ فعلیہ خبر،مبتداخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔عَسٰی فعل ازافعال مقاربہ اَنْ یَّخْرُجَ اسکی خبراور زَیْدٌ

اسکا اسم، عَسٰی اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوال: والثامن مادام وهي لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها باسمها فلا بد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية نحو اجلس مادام زيد جالسٌ زيد قائمٌ مادام عمروٌ قائماً۔

ترجمہ: اور آٹھواں مادام ہے اور یہ اپنے اسم کے لئے ثبوت خبر کی مدت کے ساتھ کسی چیز کے وقت کی تعیین کے لئے آتا ہے، پس ضروری ہے کہ اس سے قبل جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو جیسے اِجْلِسْ ما دام زیدٌ جالساً الخ۔

☆☆☆☆☆

ھدایۃ النحو ۲۰۰۴ء

سوال - وَهِيَ مُنْحَصِرَةٌ فِيْ ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ ۔ (۱) عبارت بالا کی روشنی میں بتائیں کہ 'ھِیَ' کا مرجع کیا ہے؟ نیز وجہ حصر قلمبند کریں؟ (۲) وَتسمى اسماً لسموه على قسيميه لا لكونه وَسماً على المعنى ويسمى الفعل فعلاً باسم اصله عبارت مذکورہ بالا کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ اسم اور فعل میں سے ہر ایک کی وجہ تسمیہ واضح ہو جائے؟ (۳) وللحروف فى كلام العرب فوائد ، ہدایۃ النحو میں مذکور حرف کے فوائد لکھیں؟ (یہ حل ہو چکا ہے)

جواب ۱: جزء الف: کلمہ تین اقسام میں منحصر ہے ھِیَ ضمیر کا مرجع کلمہ ہے اور اقسام ثلثہ سے مراد اسم فعل اور حرف ہے (وجہ حصر گذر چکی ہے) (۲) اور وہ نام رکھا جاتا ہے اسم بوجہ اس کے بلند ہونے کے اپنے قسيمين پر نہ اس کے اپنے معنٰی و مسمی پر علامت ہونے کی وجہ سے اور فعل کا نام فعل اس کے اصل مصدر کے نام پر رکھا گیا ہے۔

تشریح - مذکورہ بالا عبارت میں مصنف نے اسم اور فعل کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے اور اس کے ضمن میں سے اسم کی وجہ تسمیہ میں نحات بصرہ کوفہ کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ بصریین کے نزدیک اسم سموٌ بمعنی بلندی سے ماخوذ ہے اور کلمہ کی اس قسم کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے قسيمين یعنی فعل و حرف پر بلند ہے بایں صورت کہ اسم مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے، اور فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ، نحات کوفہ کہتے ہیں اسم وِسْمٌ بمعنٰی علامت سے ماخوذ ہے اور اور کلمہ کی اس قسم کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے معنٰی و مسمی پر علامت ہے، مصنف نے لا لكونه وِسماً سے نحات کوفہ کی تردید کی ہے کیونکہ فعل اور حرف بھی اپنے مسمی پر

علامت ہے لہذا انکا نام بھی اسم ہونا چاہئے فعل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ فعل اپنے اصل (مصدر) کے نام پر یہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ حقیقت میں فاعل کا فعل یہی مصدر ہی ہوتا ہے۔

سوال ۲: فعلم ان الكلام لايحصل الامن اسمين اومن فعل واسم ،(۱) کلام کی تعریف اور مثال تحریر کریں اور بتائیں دو اسموں یا ایک فعل اور ایک اسم کے علاوہ سے کلام کیوں نہیں بنتا؟ (۲) وهو كل اسم ركب مع غيره ولايشبه مبنى الاصل، هو کا مرجع بتائیں اور عبارت مذکورہ کا ترجمہ تشریح کریں؟ نیز بتائیں کہ مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ (۳) اسماء ستہ مع معانی تحریر کریں نیز ان کے اعراب کی تشریح مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: -(۳) **كلام كى تعريف** : کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں پر بطریق اسناد مشتمل ہو۔ جیسے زید قائم اور ضرب زيد کلام صرف دو اسموں یا ایک فعل اور ایک اسم سے حاصل ہوتا ہے اس لیے کلام اسناد کے بغیر نہیں ہوتا اور اسناد صرف ان دو قسموں میں متصور ہے۔ (۲) هــو کا مرجع معرب ہے یعنی معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو اور مبنی الاصل تین چیزیں ہیں ماضی، امر اور تمام حروف یعنی اگر کوئی اسم غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے تنہا زید تو وہ معرب نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ اسم معرب ہوگا جو مبنی کے مشابہ ہو جیسے هَؤُلَآءِ البتہ وہ اسم معرب ہوگا جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے لفظ زید قام زید میں۔

(۳) اسماء ستہ اب، باپ، اخ، بھائی، حم، دیور، هن، شرمگاہ، فم، منہ، ذو مالٍ، مالدار۔

الاعراب : اسماء ستہ کا اعراب، رفع واؤ کے ساتھ نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ جیسے جاء نی ابوك، رأيت اباك، مررت بابيک۔

سوال: -(۳) الاسم المعرب على نوعين منصرف وهو ماليس فيه سببان اوواحد يقوم مقامهما من الاسباب التسعة وغيرمنصرف وهومافيه سببان اوواحدمنهاتقوم مقامهما۔ (۱) عبارت بالا کا ترجمہ کریں اور اسم معرب کی قسموں کا حکم قلمبند کریں؟ (۲) اسباب تسعہ کون سے ہیں نیز ان اسباب کی نشاندہی کریں جو قائم مقام دو کے ہیں؟ (۳) عدل اور اسکی اقسام کی تعریف وتشریح بمع امثلہ زینت قرطاس فرمائیں؟

جواب: -(۳)اسم معرب دو قسم پر ہے ایک منصرف، جسمیں منع صرف کے دو سبب نہ ہوں یا ایسا ایک سبب نہ ہو جو دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔ دوم غیر منصرف اور غیر منصرف وہ ہے کہ جسمیں دو سبب ہوں یا ایسا ایک سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس عبارت میں مصنف نے اسم معرب کی دو قسموں یعنی منصرف اور غیر منصرف کی تعریف کی ہے۔

حکم: منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں بمع تنوین آتی ہیں جیسے جاء نی زید، رأیت زیدً، ومررت بزیدٍ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ کسرہ آتا ہے اور نہ تنوین بلکہ کسرہ کی جگہ فتح آتا ہے جیسے جاء نی احمد، رأیت احمد، ومررت باحمد۔ (۲)**عدل کی تعریف**: اسم کے اصلی صیغہ (شکل) سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ عدل کی دو قسمیں ہیں، اول عدل تحقیقی کہ جس کے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ بھی اسکی اصل یعنی معدول عنہ پر کوئی دلیل ہو جیسے ثلث۔

دوم: عدل تقدیری کہ جس کے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ اسکی اصل یعنی معدول عنہ پر دلیل نہ ہو جیسے عُمر۔ (ہم نے اس کا معدول عنہ عامر فرض کرلیا ہے)

سوال -اسماء مرفوعہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۲) فاعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کس صورت میں فاعل کا فعل ہمیشہ واحد رہتا ہے اور کس صورت میں واحد، تثنیہ، جمع آتا ہے مثال دے کر واضح کریں۔ (۳) مبتدا کی دونوں قسموں کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟

جواب -اسماء مرفوعہ آٹھ ہیں۔ (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) کان کا اسم (۶) اِنَّ کی خبر (۷) لائے نفی جنس کی خبر اور (۸) ما و لا مشابہ بلیس کا اسم۔

(اا)**فاعل کی تعریف** -فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو جو اس اسم کی طرف مسند ہو بطریق قیام کے جیسے زید، ضرب زید میں۔ (۱) فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد رہتا ہے جیسے جَاءَ زید، جاء الزیدان، جاء الزیدون۔

فاعل اگر ضمیر ہو تو فاعل وحد مفرد کے لیے فعل واحد آئے گا جیسے زید ضرب -اور فاعل تثنیہ کے لیے فعل تثنیہ آئے گا جیسے الزیدان ضربا اور فاعل جمع کے لیے جمع آئے گا جیسے الزیدون ضربوا۔

(ااا)**مبتدا کی قسم اول** -مبتدا وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زید قائم میں لفظ زید۔

مبتدا کی قسم ثانی -مبتدا کی قسم ثانی وہ صفت کا صیغہ ہے جو حرف نفی یا الف استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے جیسے ماقائم زید ۔اقائم زید۔

سوال:-درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں، مفعول بہ، منادی، حالؔ، اسم مضمر، اسم موصول؟

جواب-مفعول بہ-اس چیز کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔جیسے ضرب زید عمرا میں عمرو۔

منادی: -وہ اسم ہے جس کو حرف ندا ملفوظ کے ساتھ بلایا گیا ہو، جیسے یا زید۔

حال : -وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے جاء نی زید راکبا، ضربت زیدا مشدوداً،لقیت عمرارا کبینِ۔

اسم مضمر :-اسم مضمر ایسا اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جو لفظاً یا معنیً یا حکماً مذکور ہو۔

اسم موصول:-ایسا اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا جزو تام نہ بن سکے۔جیسے الذی وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

شرح مائۃ عامل

سوال -حرف مِن اورالٰی کون سے حرف ہیں؟ کیا عمل کرتے ہیں؟ کن کن معنوں کے لیے آتے ہیں دونوں کے کسی دو دو معنوں کی مثالیں تحریر کریں؟

(ii)اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ نیز اس کے عمل کے لئے کیا شرائط ہیں۔کسی دو کی مثال تحریر کریں؟

جواب -مِن اورالٰی دونوں حرف جر ہیں، یہ اسم پر داخل ہو کر اس کو جر کرتے ہیں، من ابتدائے غایت کے لئے آتا ہے جیسے سِرتُ من البَصرَۃ اور تبعیض کے لئے آتا ہے جیسے اَخَذْتُ مِنَ الدراھم،الٰی انتھاء غایت کے لئے آتا ہے،جیسے سِرتُ من البَصرَۃِ اِلَی الْکُوفَۃِ۔اور بمعنٰی مع کے جیسے اِلَی الْمَرَافِقِ،الٰی بمعنٰی مع ہے ای مَعَ الْمَرَافِق۔

(ii)اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے اگر بمعنٰی حال یا استقبال ہو اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کرتا ہو۔وہ چھ چیزیں یہ ہیں، مبتدا، ذوالحال، موصول، موصوف، ہمزہ استفہام، حرفِ نفی، جیسے جآء نی زید

ضارباًاَبُوْهُ عَمْراً،زَیْدٌ قائم ابوہ۔

سوال -درج ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کریں،سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ ،جآءَ نِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً ،صارالطین خزنا ،لایجوزحذف الفاعل بخلاف المفعول ،عندی احد عشر رجلاً۔

جواب- سَقٰی فعل اسم جلالت فاعل،ثراہ مرکب اضافی مفعول،جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ ہوا۔واؤعاطفہ جعل فعل ھو ضمیر مستتر فاعل،اَلْجَنَّۃَ مفعول اول،ثراہ مرکب اضافی مفعول ثانی،جملہ دعائیہ معطوفہ ہوا۔جآء فعل،نون وقایہ،یائے متکلم مفعول، القوم مستثنٰی منہ،الا حرف استثناء زیداً مستثنٰی،مستثنٰی منہ مستثنٰی سے ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔صار فعل ناقص الطین اس کا اسم اور خَذْفًا خبر،صار اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہوا۔لا یجوز فعل منفی،حذف الفاعل مرکب اضافی فاعل باء جارہ خلاف المفعول مرکب اضافی مجرور ہوکر کائنًا کے متعلق ہوکر فاعل سے حال ہوا،یہ جملہ فعلیہ ہے،عندی مرکب اضافی خبر،احد عشر ممیّز رجلاً تمیز مبتدا،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھدایۃ النحو ۲۰۰۵ء

سوال ۱ : (الف) وعلامته صحة الاخبار عنه نحو زيد قائم والاضافة نحو غلام زيد۔مذکورہ بالا کس کی علامت ہیں؟ نیز بتائیں کہ اخبار عنہ اور اضافت سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ مذکورہ بالا عبارت میں اسم کی دو علامتوں کو بیان کیا گیا ہے پہلی علامت یہ ہے کہ اس سے خبر دینا صحیح ہو،یعنی اس میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ مخبر عنہ اور محکوم علیہ بن سکے مثلا فاعل یا نائب فاعل یا مبتدا واقع ہو سکے جیسے **زید قائم** میں لفظ **زید** مخبر عنہ اور محکوم علیہ ہے۔اسم کی دوسری علامت اس کا بتقدیر حرف جر مضاف ہونا ہے جیسے **غلامُ زیدٍ** میں لفظ **غلام** بتقدیر حرف جر زید کی طرف مضاف ہے جو اصل میں **غلامٌ لِزَیْدٍ** تھا۔لام کو مقدر کر کے لفظ **غلام** کو **زید** کی جانب مضاف کیا تو **غلام زید** ہوا۔

(ب) وعلامته ان يصح الاخبار عنه ۔مذکورہ بالا کس کی علامت ہے؟اور اخبار به لا عنه کہا صرف الاخبار به

کیوں نہ کہا؟ نیز **الاخبار بہ** سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ یہ فعل کی علامت ہے اور **الاخبار بہ** سے مراد مسند اور محکوم بہ ہے۔

صرف الاخبار بہ کیوں نہیں کہا؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسم بھی مخبر بہ یعنی محکوم بہ ہوتا ہے لہٰذا شبہ ہوا کہ محکوم بہ کو فعل کی علامت اور خاصہ قرار دینا درست نہیں تو مصنف نے **لا عنہ** کہہ کر اس شبہ کا ازالہ کر دیا یعنی اسم محکوم علیہ اور محکوم بہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف محکوم بہ ہوتا ہے محکوم علیہ نہیں ہوتا۔

(ج) کلام کی تعریف اور مثال تحریر کیجئے، نیز بتائیں کہ کلام کون سے کلموں سے حاصل ہو سکتی ہے اور کونسے کلموں سے حاصل نہیں ہو سکتی، نیز اسکی وجہ ذکر کریں۔

جواب:۔ کلام کی تعریف: کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں پر اسناد کے ساتھ مشتمل ہو۔ اور کلام دو اسموں سے حاصل ہوتی ہے یا ایک فعل اور ایک اسم سے۔ اس لیے کہ کلام میں اسناد ضروری ہے اور اسناد صرف دو صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اور جن دو کلموں سے نہیں بنتی وہ یہ ہیں: (۱) دو فعل (۲) دو حرف (۳) اسم اور حرف (۴) فعل اور حرف۔ اور حصول کلام کی عقلی صورتیں چھ ہیں۔

عدم حصول کی وجہ: چونکہ کلام میں اسناد ضروری ہے اور دو فعلوں میں صرف مسند ہوگا کہ فعل مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اور دو حرفوں میں نہ مسند ہوگا اور نہ مسند الیہ۔ اور اسم و حرف میں ایک مفقود ہوگا اور فعل و حرف میں مسند الیہ مفقود ہوگا۔ اس لیے ان چار صورتوں سے کلام نہیں بنے گی۔

سوال ۲:۔ (الف) عدل کی تعریف کیجئے اور بتائیں کہ عدل کونسے دوسرے اسباب منع صرف کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے اور کس کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

جواب:۔ عدل کی تعریف: کسی اسم کا اپنی اصلی شکل سے دوسری شکل کی طرف نکل جانا یعنی تبدیل ہو جانا عدل کہلاتا ہے۔ عدل وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا اور علمیت کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے عمر اور زفر میں ایک سبب علم ہے اور دوسرا سبب عدل ہے اور وصف کے ساتھ بھی جمع ہوتا ہے جیسے **ثلث مثلث** وغیرہ میں ایک سبب وصف ہے اور دوسرا سبب عدل ہے۔

(ب) **واعلم ان لهم قسما آخر من المبتداء ليس مسندا اليه۔** مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف کریں ۔۲۰۰۴ء

میں حل ہو چکا ہے۔

(ج) معرب کی تعریف، حکم اور مثال تحریر کیجئے۔

معرب کی تعریف: معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی اصل یعنی حرف اور امر حاضر اور فعل ماضی کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے **قام زید** میں **زید** معرب ہے کیونکہ یہ **قام** سے مرکب ہے اور مبنی اصل کے مشابہ نہیں ہے لیکن تنہا **زید** معرب نہیں کیونکہ وہ کسی کے ساتھ مرکب نہیں ہے۔ اور **قام ھؤلاء** میں **ھؤلاء** بھی معرب نہیں کیونکہ مبنی اصل یعنی حرف سے مشابہ ہے یعنی مشار الیہ کی جانب احتیاج میں حرف کے مشابہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ سے ملنے کا محتاج ہوتا ہے۔ معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے کبھی اسم معرب کا آخر لفظاً مختلف ہو جاتا ہے جیسے **جاء نی زیدٌ ورأیت زیدًا ومررت بزیدٍ** میں **زید** کا آخر عامل رافع اور ناصب اور جارہ کی وجہ سے بدل گیا ہے۔ اور کبھی تقدیراً بدل جاتا ہے جیسے لفظ **موسیٰ** **جاء نی موسیٰ ورأیت موسیٰ ومررت بموسیٰ** میں۔

(د) **وکل ما لاینصرف اذا اضیف او دخله اللام فدخله الکسرة.** مذکورہ بالا قاعدہ کی تشریح اور مثالیں تحریر کیجئے۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ایسی صورت میں غیر منصرف پر کسرہ کیوں داخل ہو سکتا ہے۔

جواب:۔ قاعدہ کی تشریح: اسم غیر منصرف جس پر فعل کی مشابہت کی وجہ سے حالت جری میں کسرہ نہیں آتا جب اس پر الف لام داخل ہو جائے یا وہ کسی کی طرف مضاف ہو جائے تو اس پر کسرہ آجاتا ہے اس لیے کہ کسرہ سے مانع اور رکاوٹ فعل کے ساتھ اس اسم کی مشابہت تھی اور الف لام داخل ہونے یا اسکی اضافت کرنے سے اس میں اسمیت کی جانب قوی ہو جاتی ہے اور فعل کے ساتھ مشابہت ضعیف ہو جاتی ہے لہٰذا اس پر کسرہ آجاتا ہے کیونکہ اس وقت غیر منصرف منصرف ہو جاتا ہے یا منصرف کے حکم میں ہو جاتا ہے جیسے **مررت باحمدکم و بالاحمد**. اور تنوین نہیں آتی کیونکہ الف لام اور اضافت تنوین سے مانع ہیں۔

سوال ۳:۔ (الف) ہدایۃ النحو کی روشنی میں فاعل کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ فعل کا فاعل کس صورت میں واحد، تثنیہ اور جمع ہوگا؟

جواب:۔ سنہ ۲۰۰۴ کے پرچہ میں دیکھیں حل ہو چکا ہے۔

(ب): **والنکرۃ اذا وصفت جاز ان تقع مبتدأ وکذا اذا تخصصت بوجہ آخر.** مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کریں نیز بتائیں کہ تنکیر وتعریف کے اعتبار سے مبتدا وخبر میں اصل کیا ہے؟

جواب:۔ عبارت کی تشریح: مصنف فرماتے ہیں کہ نکرہ جب کسی صفت کے ساتھ موصوف کیا جائے تو وہ مبتدا واقع ہوسکتا ہے کیونکہ نکرہ موصوفہ میں صفت کی وجہ سے تخصیص آجائے گی اور اس کا عموم جاتا رہے گا تو وہ معرفہ کے قریب ہوجائے گا اس لیے مبتدا بن سکے گا کیونکہ جو چیز کسی کے قریب ہوجاتی ہے وہ اس کا حکم لے لیتی ہے جیسے **ولعبدٌ مؤمنٌ** لفظ **عبد** صفت کی وجہ سے نکرہ مخصصہ ہوگیا ہے اور مبتدا بن گیا ہے۔

مبتدا میں اصل تعریف ہے کیونکہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اس لیے کہ کسی چیز پر حکم اس کی معرفت کے بعد ہی لگایا جاتا ہے اور خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو کیونکہ وہ محکوم بہ ہوتی ہے اور محکوم بہ میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو، اگرچہ محکوم بہ معرفہ بھی ہوتا ہے۔(۱) نکرہ جب اس ہمزہ کے بعد واقع ہو جس کے ساتھ ام متصلہ ہے تو اس نکرہ میں تخصیص آجاتی ہے جیسے **ارجل فی الدار ام امرأۃ** (۲) صفت عموم کی وجہ سے تخصیص آجاتی ہے جیسے **ما احد خیر منک** (۳) صفت مقدرہ کی وجہ سے تخصیص آجاتی ہے جیسے **شر اھر ذاناب ای شر عظیم اھر ذاناب** (۴) خبر مقدم ہونے سے تخصیص آجاتی ہے جیسے **فی الدار رجل** (۵) متکلم کی طرف نسبت کرنے سے تخصیص آجاتی ہے جیسے **سلام علیک.**

سوال ٤:۔ اسماء منصوبہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب:۔ اسماء منصوبہ کل بارہ ہیں: (۱) مفعول مطلق جیسے **ضرب زید ضربا** (۲) مفعول بہ جیسے **ضربت زیدا** (۳) مفعول فیہ جیسے **صمت یوم الجمعۃ** (۴) مفعول لہ جیسے **قمت اکراماً لزید** (۵) مفعول معہ جیسے **جاء البرد والجبات** (٦) حال جیسے **جاء زید راکباً** (۷) تمیز جیسے **طاب زید علما** (۸) مستثنیٰ جیسے **جاء نی القوم الا زیدا** (۹) انّ اور اس کے اخوات کا اسم جیسے **انّ زیدا قائم** (۱۰) افعال ناقصہ کی خبر جیسے **کان زید قائما** (۱۱) منصوب بلائے نفی جنس جیسے **لا غلام رجل ظریف فی الدار** (۱۲) ماولا مشابہ بلیس کی خبر جیسے **ما زید عالما.**

(ب) مفعول بہ کی تعریف اور مثال بتائیں نیز بتائیں کہ مفعول بہ کے عامل کو کونسے مقامات میں حذف کرنا واجب ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضربت زیدا. حذف وجوبی کے مقامات: مفعول بہ کو وجوبا حذف کرنے کے چار مقامات ہیں: اول موضع سماعی ہے یعنی اہل عرب سے اس مقام پر مفعول بہ کا حذف سنا تو ہم نے بھی مفعول بہ کو اس مقام پر حذف کر دیا اس کی مثال یہ ارشاد باری ہے **انتھوا خیرا لکم** جس کی تقدیر اس طرح ہے **انتھوا عن التثلیث واقصدوا خیرا لکم.** دوم تحذیر جیسے **ایاک والاسد** ، **ایاک** کا عامل ناصب محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے **اِتَّقِکَ والاسد.** حذف فعل کے بعد ضمیر منصوب متصل کو منفصل کر دیا گیا تو **ایاک والاسد** ہوا۔ سوم: **ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر** یعنی وہ اسم جس کے عامل کو اس بنا پر حذف کر دیا گیا ہو کہ مابعد اس محذوف کی تفسیر کر رہا ہے جیسے **زیدا ضربته ای ضربت زیدا ضربته.** چہارم: منادیٰ جیسے **یا عبد الله.**

(ب) ظرف زمان مبہم اور محدود میں سے ہر ایک کی تشریح کریں اور مثالیں لکھیں نیز ان کے منصوب ہونے کی شرط تحریر کریں۔

جواب:۔ ظرف زمان مبہم اس مفعول فیہ کو کہتے ہیں جسکی کوئی حد معین نہ ہو جیسے لفظ **دھر** اور لفظ **حین** اور اس کے منصوب ہونے کی شرط تقدیر فی ہے جیسے **صمت دھرا.** اور ظرف زمان محدود اس مفعول فیہ کو کہتے ہیں جس کی کوئی حد معین ہو جیسے **یوم، شھر، سنة** ۔ یعنی دن، مہینہ، سال۔ یہ بھی تقدیر **فی** سے منصوب ہوتا ہے جیسے **صمت یوم الجمعة.**

القسم الثانی شرح مائة عامل

سوال ۵:۔ (الف) عوامل نحو کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں سے عوامل لفظیہ، سماعیہ اور قیاسیہ کتنے ہیں اور معنویہ کتنے ہیں؟

جواب:۔ عوامل نحو سو (۱۰۰) ہیں جن میں سے عوامل سماعیہ ۹۱ ہیں اور عوامل قیاسیہ ۷ ہیں اور عوامل معنویہ دو ہیں۔

(ب) لفظ **مِنْ** کتنے اور کون کونسے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ لفظ **مِنْ** چار معنی کیلئے آتا ہے (۱) ابتداء غایت کیلئے یعنی لفظ **من** اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسافت کی ابتداء میرے مدخول سے ہوئی ہے جیسے **سرت من البصرة الی الکوفة.** (۲) تبعیض کیلئے یعنی لفظ **مِنْ** اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی چیز اس کے مدخول کا بعض ہے جیسے **اخذت من الدراھم** یعنی میں نے بعض دراہم لیے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ لفظ **مِنْ** کی جگہ لفظ بعض کا رکھنا صحیح ہو۔ (۳) تبیین کیلئے یعنی اسم مبہم سے مراد ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اس کی جگہ رکھنا درست ہو جیسے **فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس**

الذی ھو الاوثان. (۴) زائدہ یعنی اگر کلمہ مِنْ نہ ہو تو معنی میں خلل نہ آئے جیسے **یغفر لکم من ذنوبکم.**

(ج) ماولا مشبہتان بلیس کے عمل کی تشریح کریں اور مثالیں تحریر کریں نیز ماولا میں فرق کی وضاحت کریں۔

جواب:۔ مااور لا جو لیس کے مشابہ ہیں وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

فرق: کلمہ مامعرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے **ما زید قائما** اور **ما رجل عالما** جبکہ کلمہ لاصرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے جیسے **لا رجل ظریفا فی الدار.**

سوال ٦:۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں اور کس کس معنی کیلئے آتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ جو حروف فعل سے مشابہ ہیں وہ چھ ہیں: **اِنّ، اَنّ، کانّ، لکنّ، لیتَ،** اور **لعلّ.** **اِنّ** اور **اَنّ** مضمون جملہ کی تحقیق کیلئے آتے ہیں جیسے **اِنّ زیدا قائم** اس کے معنی ہیں **حقققت قیام زید** اور **بلغنی اَنّ زیدا منطلق** ای **بلغنی ثبوت انطلاق زید** یعنی مجھے زید کے چلنے کا ثبوت پہنچا ہے۔ اور **کَاَنّ** تشبیہ کیلئے ہے جیسے **کانّ زیدًا اسدٌ** گویا زید شیر ہے۔ اور **لکنّ** استدراک کیلئے ہے یعنی کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دفع کرنے کیلئے۔ اور یہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے جو نفی واثبات کے اعتبار سے معنیٰ مختلف ہوں۔ پہلا جملہ موہمہ اور دوسرا جملہ دافعہ کہلاتا ہے جیسے **غاب زید لکنّ بکرا حاضر.** اور **لیت** تمنی کیلئے ہے یعنی کسی چیز کے حصول کی محبت کیلئے جیسے **لیت زیدا قائم.** اور **لعلّ** ترجی کیلئے ہے یعنی ایسے امر محبوب یا مکروہ کی امید کیلئے جس کے حصول پر وثوق نہ ہو جیسے **لعل السلطان یکرمنی** یہ امر محبوب کی ترجی ہے اور **لعل الرقیب حاضر** یہ امر مکروہ کی ترجی ہے۔

(ج) حرف لم کس معنی کیلئے آتا ہے اور اس کے عمل کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں ہر ایک کی مثال پیش کیجئے۔

جواب:۔ **لَمْ** فعل مضارع جو جزم دینے والے حروف میں سے ایک حرف ہے، اس کے عمل کی مختلف صورتیں ہیں:

(۱) مضارع صحیح کے آخر کو ساکن کرتا ہے جیسے **لم یضرب.** (۲) مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو ساقط کر دیتا ہے جیسے **لم یدعُ، لم یرمِ** اور **لم یخشَ.** (۳) جہاں مضارع میں نون اعرابی ہو وہاں نون کو گرا دیتا ہے جیسے **لم یضربا، لم یضربوا** اور **لم تضربی.** ۔اور کلمہ لم کا معنوی عمل یہ ہے کہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے **لم یضرب** جو کہ **ما ضرب** کے معنی میں ہے۔

سوال۷:۔ درج ذیل میں سے کسی چار جملوں کی ترکیب کریں: **الحمد لله الخ**

جواب:۔ (۱)**الحمد** مبتدا،**لله** جار مجرور **کائن** کے متعلق ہوا۔**علیٰ** حرف جار **نعماء** جمع **نعمت** مضاف ضمیر مضاف الیہ،مضاف با مضاف الیہ موصوف **الشـــاملة** صفت،موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف متعلق **کـائن** کے،**کـائن** اپنے متعلقین اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(۲)**سـقـیٰ** فعل اسم جلالت فاعل **ثـرا** مضاف ضمیر مضاف الیہ،مضاف با مضاف الیہ مفعول،فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔واو حرف عطف **جَعَلَ** فعل ضمیر مستتر فاعل،**الجنة** مفعول اول،**مثـوا** مضاف ضمیر مضاف الیہ،مضاف با مضاف الیہ مفعول ثانی،فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔(۳)**عـنـدی احد عشر رجلا. عند** مضاف یاء مضاف الیہ،مضاف با مضاف الیہ خبر مقدم،**احـد عشـر** ممیز **رجلا** تمیز ممیز با تمیز مبتدا مؤخر،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(۴)**یُسَمّٰی** فعل مضارع مجہول،**الاول** معطوف علیہ واو حرف عطف **الثـانـی** معطوف،معطوف علیہ اپنے معطوف کے ساتھ نائب فاعل،**شـرطاً** معطوف علیہ،**جزاءً** معطوف،معطوف علیہ با معطوف مفعول ثانی،فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول ثانی سے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(۵)**من یکرمنی اکرمه.** **مَنْ** شرطیہ مبتدا،**یکرم** فعل **ہو** ضمیر پوشیدہ فاعل،نون وقایہ یاء ضمیر منصوب متصل مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،**اکـــرم** فعل **انـــا** ضمیر پوشیدہ فاعل،**ھـاء** ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء،شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔(۶)**اسـلمت کی ادخل الجنة. اسلمت** فعل با فاعل،جملہ فعلیہ خبریہ،**کی** حرف ناصب،**ادخل** فعل **انا** ضمیر پوشیدہ فاعل **الجنة** مفعول فیہ،فعل با فاعل و مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوا۔

(ب) عبارت پر اعراب لگائیں. **وَاَصْلُهَا لَا اَنْ عِنْدَ الْخَلِيْلِ فَحُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيْفًا فَصَارَتْ لَانْ ثُمَّ حُذِفَتِ الْاَلِفُ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ فَبَقِيَتْ لَنْ**

القسم الاول هداية النحو پرچہ ۲۰۰۶ء

ســـوال۱:۔ (الف) اسم متمکن کی تعریف بیان کیجئے اور بتائیں کہ وجوہ اعراب کے اعتبار سے اس کی کتنی قسمیں ہیں۔انمیں سے کوئی سے دو قسموں کے اعراب کی نشاندہی کریں مع تشریح اور مثالیں بیان کیجئے۔

جواب:۔ اسم متمکن کی تعریف:۔اسم متمکن وہ ہے جومبنی اصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔

اقسام اسم متمکن:۔ وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی نوقسمیں ہیں:(۱) مفرد منصرف صحیح، جاری مجرائے صحیح اور جمع مکسر (۲) جمع مؤنث سالم (۳) غیر منصرف (۴) اسماء ستہ مکبرہ (۵) مثنیٰ، کلا واثنان (۶) جمع مذکر سالم، اولو اور عشرون (۷) اسم مقصور (۸) اسم منقوص (۹) جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یاء متکلم۔

دو قسموں کا اعراب:۔ (۱) غیر منصرف، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب ہوں یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہے۔اس کا اعراب رفع ضمہ سے اور نصب وجر فتح سے ہے۔جیسے **جاء نی عمر ورأیت عمر ومررت بعمر.** اس میں جر نصب کے تابع ہے۔(۲) اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے **القاضی،** اس کا اعراب رفع اور جر کی حالت میں تقدیری ہوتا ہے اور نصب فتح لفظی کے ساتھ۔جیسے **جاء نی القاضیُ ورأیت القاضیَ ومررت بالقاضیْ.**

(ب) وزن فعل کی تعریف کیجئے نیز بتائیں کہ اس کے غیر منصرف بننے کیلئے کیا شرائط ہیں؟ مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو فعل کے اوزان میں شمار ہوتا ہے وزن فعل کہلاتا ہے۔وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مخصوص ہو اور اسم میں نہ پایا جائے مگر فعل سے منقول ہو کر جیسے **شَمَّرَ** اور **ضُرِبَ** دوسری شرط یہ ہے کہ وہ وزن اگر فعل کے ساتھ مخصوص نہ ہو تو اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں تاء نہ ہو جیسے **احمد** کے اول میں ہمزہ ہے اور آخر میں تاء نہیں ہے۔

سوال ۲:۔ (الف) مرفوع کی تعریف کیجئے، نیز بتائیں کہ اس کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں ہر ایک کی مثال تحریر کیجئے۔

جواب:۔ مرفوع کی آٹھ قسمیں ہیں(۱) فاعل جیسے **جاء نی زیدٌ** میں لفظ **زید** (۲) مبتدا جیسے **زید قائم** میں **زید** (۳) خبر جیسے **زید قائم** میں **قائم** (۴) نائب فاعل جیسے **ضُرِبَ زیدٌ** میں **زید** (۵) حرف مشبہ بالفعل کی خبر جیسے **ان زیدا قائمٌ** میں **قائم** (۶) افعال ناقصہ کا اسم جیسے **کان زیدٌ قائمًا** میں **زید** (۷) ماولا مشابہ بلیس کا اسم جیسے **مازیدٌ قائما** میں **زید** (۸) لائے نفی جنس کی خبر جیسے **لا غلام رجل ظریفٌ فی الدار** میں **ظریف.**

(ب) اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک کی تعریف، مثال اور وجہ تسمیہ ذکر کیجئے۔

جواب:۔ اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اسکا معنی کسی زمانہ سے

ملا ہوا نہ ہو جیسے زیدٌ

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اسکا معنی کسی زمانہ سے ملا ہوا ہو جیسے ضرب اور یضرب

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت نہ کرے جیسے من اور الیٰ جو اپنے معنی پر دوسرے کلمہ سے ملے بغیر دلالت نہیں کرتے۔

اسم کی وجہ تسمیہ: لفظ اسم سموٌ سے بنا ہے جس کے معنی بلند و برتر کے ہوتے ہیں اور اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے قسیمین یعنی فعل و حرف پر بلند و برتر ہے کیونکہ اسم مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی۔ جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ یہ بصریین کا مذہب ہے اور نحات کوفہ کہتے ہیں کہ اسم وسمٌ بمعنی علامت سے مشتق ہے اور چونکہ یہ اپنے مسمّی پر علامت ہے اس لیے اس کو اسم کہتے ہیں۔

فعل کی وجہ تسمیہ: چونکہ فعل اصطلاحی کی اصل فعل لغوی ہے یعنی مصدر اور مصدر کو فعل کہتے ہیں تو فعل اصطلاحی کا نام اصل کے نام پر رکھ دیا گیا۔

حرف کی وجہ تسمیہ: حرف ماخوذ ہے حرف الوادی سے جس کے معنی ہیں وادی کا کنارہ اور حرف کو حرف اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلام میں طرف اور کنارہ میں ہوتا ہے یعنی مسند و مسند الیہ نہیں ہوتا۔

سوال ۳:۔ افعال ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ کیا عمل کرتے ہیں؟ کسی چار کی مثال دیکر وضاحت کریں نیز بتائیں کہ ان افعال کی خبر کو ان پر مقدم کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب:۔ افعال ناقصہ سترہ ہیں: **کان، صار، اصبح، اضحی، امسیٰ، ظل، بات، مادام، مازال، مابرح، ماانفک، مافتئ، لیس، عاد، اض، غدا، راح** ۔لیکن ہدایۃ النحو میں صرف تیرہ مذکور ہیں۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع دیتے ہیں جس کو افعال ناقصہ کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں جس کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

افعال ناقصہ میں سے چار کی مثال: (۱) **کان زید قائما** یہ کان کے داخل ہونے سے پہلے **زیدٌ قائمٌ** تھا (۲) **صَارَ زَیْدٌ غنیًا** یہ صَارَ کے داخل ہونے سے قبل **زید غنی** تھا (۳) **اصبح زید ذاکرًا** یہ اصبح کے داخل ہونے سے قبل **زیدٌ ذاکرٌ** تھا (۴) **اضحی زید ذاکرا** یہ **زیدٌ ذاکرٌ** تھا۔

انکی خبر کی تقدیم: جن افعال کے شروع میں کلمہ ما ہے ان پر خبر کی تقدیم جائز نہیں اور لیس میں اختلاف ہے باقی پر ان کی خبر کی تقدیم جائز ہے۔

سوال ٤:۔ تابع صفت کی تعریف اور قسمیں تحریر کریں نیز بتائیں کہ ان میں سے ہر ایک قسم کا اپنے متبوع کے ساتھ کتنی اور کون کونسی چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

جواب:۔ تابع صفت یعنی نعت کی تعریف و اقسام ۱۹۸۵ء کے جوابات میں دیکھیں۔

متبوع سے موافقت: صفت کی پہلی قسم یعنی نعت بحال موصوف دس چیزوں میں موصوف یعنی متبوع کے موافق ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں: تعریف، تنکیر، رفع، نصب، جر، افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث۔ جیسے جاءنی رجل عالم وغیرہ اور قسم ثانی یعنی صفت بحال متعلق موصوف پانچ چیزوں میں موصوف کے موافق ہوتی ہے یعنی تعریف، تنکیر، رفع، نصب اور جر میں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ **من هذه القرية الظالم اهلها.**

سوال ۵:۔ درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات کیجئے۔

جواب:۔ (۱) بدل ۱۹۸۵ء میں دیکھیں (۲) مفعول مطلق ۱۹۸۷ء میں دیکھیں (۳) مفعول مالم یسم فاعلہ ۲۰۰۴ء میں دیکھیں (۴) مستثنیٰ منقطع ۱۹۸۵ء میں دیکھیں۔

سوال:۔ معرفہ کی تعریف مع اقسام و امثلہ بیان کیجئے۔

جواب:۔ جو کسی معین چیز پر دلالت کرے وہ معرفہ ہے جیسے **طلحة** اور اسکی سات اقسام ہیں: (۱) ضمیریں جیسے **انا، نحن** وغیرہ (۲) **علام** جیسے **زید، عمرو** (۳) اسماء اشارہ جیسے **هذا** وغیرہ (۴) اسماء موصول جیسے **الذی** وغیرہ (۵) معرفہ بلام جیسے **الرجل** (۶) معرفہ بندا جیسے **یا الله** (۷) جو ان میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے **غلامه**

القسم الثاني شرح مائة عامل

سوال ٦:۔ الی کونسے حروف میں سے ہے کس کس معنی کیلئے آتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ الیٰ حروف جارہ میں سے ہے اور اسم پر داخل ہو کر اسکو جر دیتا ہے اور دو معنی کیلئے آتا ہے اول مکان میں انتہائے غایت کیلئے جیسے **سرت من البصرة الى الكوفة.** **سرت** فعل بافاعل **من** حرف جار **البصرة** مجرور، جار با مجرور **سرت** کے متعلق ہوا، **الی** حرف جار **الكوفة** مجرور، جار مجرور **سرت** کے متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ دوم مصاحبت کیلئے جیسے **لا تاکلوا اموالھم الی اموالکم۔ لاتاکلوا** فعل، واو ضمیر فاعل، **اموال** مضاف **ھم** مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ **الی** حرف جار بمعنی **مع اموال** مضاف **کم** مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار مجرور **لاتاکلوا** کے متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوال۷:۔ فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کتنے اور کون کونسے ہیں ہر ایک کونسے معنی کیلئے آتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟ مثالیں دیں اور دو مثالوں کی ترکیب کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء میں حل ہو گیا ہے۔

مثالیں اور ترکیب: **اسلمت ان ادخل الجنۃ۔ اسلمت** فعل با فاعل، **أن** ناصبہ **ادخل** فعل، **انا** ضمیر مستتر فاعل، **الجنۃ** مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ **أن** موصول حرفی کا، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا **اسلمت** فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لن ترانی۔ لن حرف ناصب **تریٰ** فعل مضارع **انت** ضمیر مستتر فاعل، نون وقایہ **یاء** ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسلمت کی ادخل الجنۃ۔ اسلمت فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ، **کَی** حرف ناصب **اَدْخُل** فعل **انا** ضمیر مستتر فاعل، **الجنۃ** مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اذن تدخل الجنۃ۔ اذن حرف ناصب **تدخل** فعل، **انت** ضمیر مستتر فاعل، **الجنۃ** مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوال۸:۔ اسم فاعل کی تعریف کیجئے اور بتائیں کہ یہ کیا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کیلئے کون کونسی شرائط ہیں ہر ایک کی مثال ذکر کیجئے اور کسی ایک مثال کی نحوی ترکیب بیان کیجئے۔

جواب:۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوا ہو اس ذات پر دلالت کرنے کیلئے جس کے ساتھ فعل قائم ہے اور یہ اپنے فعل والا عمل کرتا ہے لہذا فعل لازم سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے **زید قائم ابوہ** میں **قائم** نے **ابوہ** کو رفع دیا ہے۔ اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور مفعول کو نصب جیسے **زید ضارب ابوہ بکرا**

شرائط: اسم فاعل کے عمل کیلئے دو شرطیں ہیں اول یہ کہ حال واستقبال کے معنی میں ہوتا کہ مضارع کے ساتھ اس کی مشابہت کامل ہو جائے کیونکہ مضارع ہی کی مشابہت کی وجہ سے وہ عمل کرتا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اس کا اعتماد ہو (۱) مبتدا پر جیسے **زید ضارب ابوہ عمرا** اس مثال میں **زید** مبتدا ہے اور **ضارب** اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر مبتدا کی خبر ہے۔ (۲) موصول پر اعتماد ہو جیسے **الضارب عمرا فی الدار** (۳) موصوف پر جیسے **مررت برجل ضارب ابوہ امراۃ** (۴) ذوالحال پر جیسے **مررت بزید راکبا ابوہ** (۵) حرف نفی پر جیسے **ما قائم ابوہ** (٦) حرف استفہام پر جیسے **اقائم ابوہ**۔

ھدایۃ النحو ۲۰۰۷ء

سوال ۱:۔ (الف) اسم متمکن کی تعریف اور وجہ تسمیہ رقم فرمائیں نیز جمع مذکر بیائے متکلم اور اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب قلمبند کریں۔

جواب:۔ اسم متمکن کی تعریف اور وجہ تسمیہ ۲۰۰٦ء میں گذر چکی ہے۔

جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی جانب مضاف ہو تو اس کا اعراب حالت رفع میں تقدیر واؤ سے ہوگا اور حالت نصبی وجری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ۔ جیسے **جاء مُسْلِمِیّ** جو اصل میں **مُسْلِمُوْن** تھا۔ **یاء** کی طرف اضافت کرنے کی وجہ سے نون جمع گر گیا اور واؤ کو **یاء** کر کے **یاء** کا **یاء** میں ادغام کرنے اور ماقبل کو کسرہ دینے سے **مُسْلِمِیّ** ہوا۔ لہٰذا حالت رفع میں اس کا اعراب تقدیر واؤ کے ساتھ ہوا اور چونکہ حالت نصب وجر میں **یاء** باقی ہے اس لیے ان دو حالتوں میں حسب سابق اس کا اعراب یائے لفظی سے ہے۔

اسماء ستہ مکبرہ: درج ذیل چھ اسماء: **ابٌ، اخٌ، حمٌ، ھنٌ، فمٌ** اور **ذو مال**۔ جبکہ یہ مکبر ہوں یعنی مصغر نہ ہوں، واحد ہوں یعنی تثنیہ وجمع نہ ہوں اور یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب حالت رفع میں واو سے ہوگا جیسے **جاءنی اخوک** اور حالت نصب میں الف کے ساتھ جیسے **رأیت اخاک** اور حالت جر میں یاء کے ساتھ جیسے **مررت باخیک**.

سوال ۲:۔ (الف) درج ذیل اسماء میں منصرف اور غیر منصرف کا تعین کریں اور ان میں انصراف وعدم انصراف کی وجوہ سپرد قلم کریں۔

جواب:۔ (۱)**ماہ و جور:** علمیت اور تانیث معنوی کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔(۲)**شتر و ابراهیم:** یہ دونوں علمیت و عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں اور **شتر** ایک قلعہ کا نام ہے۔(۳)**نوح:** یہ منصرف ہے اس لیے کہ ساکن الاوسط ہے جبکہ عجمہ کیلئے اگر ثلاثی ہو تو متحرک الاوسط ہونا ضروری ہے۔(۴)**فرازنة:** منصرف ہے اگرچہ منتہی الجموع ہے کیونکہ اس کے آخر میں **تاء** ہے جو حالت وقف میں **هاء** ہو جاتی ہے۔(۵)**شمّر:** علم اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔(۶)**اربع:** اگر علم ہو تو وزن فعل اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور اگر وصف ہو تو منصرف ہے کیونکہ اس میں وصفیت اصلیہ نہیں ہے۔(۷)**طلحة:** یہ غیر منصرف ہے علم اور تانیث کی وجہ سے۔(۸)**یَعْمَلَةٌ** منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں تاء ہے۔(۹)**ندمان:** منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث **ندمانة** ہے جبکہ الف نون صفت میں ہو تو اس کیلئے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث **فعلانه** کے وزن پر نہ ہو۔(۱۰)**احمد، تغلب** اور **یشکر:** یہ غیر منصرف ہیں علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے۔(۱۱)**بعلبک، معدیکرب** اور **حضرموت:** علمیت اور ترکیب کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

(ب) اسم کی اصل میں نحات بصرہ وکوفہ کا اختلاف اور اسم کی وجہ تسمیہ نیز مصنف کا مختار لکھیں۔

جواب:۔ ۲۰۰۶ء میں گذر چکا ہے۔ مصنف کا مختار نحات بصرہ کا مذہب ہے۔

سوال ۳:۔ (الف) کیا خبر مبتدا پر مقدم ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ ہاں جبکہ خبر اپنی تقدیم کے اعتبار سے مبتدا کیلئے مخصص ہو جیسے **فی الدار رجل**

(ب) اِنَّ اور اَنَّ کے مواضع مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب:۔ اِنّ را مکسور خواں در ابتدا وبعد قول بعد موصول وقسم مفتوح خواں در ہفت جا

(۱) ابتدا جیسے **اِنّ زیدا قائم** (۲) قول کے بعد جیسے **قال انه یقول انها** (۳) موصول کے بعد جیسے **ما رأیت الذی اِنّهٗ فی المسجد** (۴) جواب قسم میں جیسے **واللّٰہ ان زیدا قائم** (۵) جب خبر میں لام ہو جیسے **ان زیدا لقائم**.

بعد حرف جر و لولا بعد لو بعد از مضاف نیز چوں واقع شود مفعول وفاعل مبتدا

(۱) **عجبت من اَنّ بکرا قائم** (۲) **لولا اَنّه کان من المسبحین** (۳) **ولو اَنّهم اذ ظلموا انفسهم** (۴) **عجبت من طول ان بکرا قائم** (۵) **اعلم اَنّ العوامل** (۶) **بلغنی اَنّ زیدا قائم** (۷) **عندی انک قائم**

سوال ٤:۔ (الف) مستثنیٰ کی تعریف مع اقسام سپردقلم کریں نیز یہ بتائیں کہ مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں ان میں سے کوئی دومثالیں بیان کیجئے۔

جواب:۔ مستثنیٰ کی تعریف واقسام ۱۹۸۵ء میں گذر چکی ہیں۔

مستثنیٰ کے اعراب کی صورتیں: مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں: (۱) مستثنیٰ منصوب ہوگا جبکہ مستثنیٰ متصل ہواور **الا** کے بعد کلام موجب میں واقع ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو یا مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو یا **خلا** اور **عدا** کے بعد واقع ہوا کثر کے نزدیک یا **ماخلا** اور **ما عدا** اور **لیس** اور **لایکون** کے بعد واقع ہو۔ (۲) نصب اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں صحیح ہیں جبکہ مستثنیٰ **الا** کے بعد کلام غیر موجب میں ہواور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے **ما جاء نی احد الّا زیدا** اور **الّا زیدٌ** (۳) عوامل کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا جبکہ مستثنیٰ مفرغ ہواور **الا** کے بعد کلام غیر موجب میں ہواور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے **ما جاء نی الّا زید وما رأیت الّا زیدا وما مررت الّا بزید** (۴) مستثنیٰ مجرور ہوگا جبکہ سِوٰی اور غَیْرَ وغیرہ کے بعد ہو۔

(ب) **وھو کل اسم رکب مع غیرہ ولایشبہ مبنی الاصل.** عبارت کا ترجمہ کریں اور معرب کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ مبنی اصل کتنی چیزیں ہیں اور کون کونسی؟

جواب:۔ معرب کا حکم اور مبنی الاصل کی تعداد ۲۰۰۵ء میں دیکھیں۔

القسم الثانی شرح مائۃ عامل

سوال ٥:۔ (الف) **حروف تجر الاسم فقط.** عبارت کا ترجمہ اور ترکیب نحوی سپرد قلم کیجئے نیز بتائیں کہ حروف جر کتنے اور کون کونسے ہیں اور ان کے مدخول کی مثال سمیت نشاندہی کریں۔

جواب:۔ ترجمہ: حروف جارہ اسم کو جر دیتے ہیں فقط۔ **تجر** فعل، **ھی** ضمیر مستتر فاعل، **الاسم** مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ **فاء** برائے جزا، **قط** اسم فعل، **انت** ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا ہوئی شرط مقدر **اذا جورت بھا الاسم** کی، شرط جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ حروف جارہ سترہ ہیں۔

با وتا و کاف ولام وواؤ ومنذ ومذ خلا رُبَّ، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، الی

مثالیں: **بـاللّٰہ، تاللّٰہ، کالاسد، للّٰہ، واللّٰہ، منذ یوم الجمعۃ، مذ یوم الجمعۃ، خلا زید، ربّ رجل**

اکرمنی، حاشا زیدٍ، من المسجد، عدا زیدٍ، فی الحرم، عن القوس، علی البیت، حتی المسجد، الی اللّٰہ.

(ب)لعل کونسے حروف میں سے ہے؟اور کتنے معنوں کیلئے آتا ہے؟ نیز بتائیں کہ تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ کلمہ لعل انشاء ترجی کیلئے موضوع ہے۔ ترجی: ایسے امر محبوب یا مکروہ کی امید کرنا ہے جس کے حصول پر وثوق نہ ہو۔

فرق: تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی ہر چیز کی ہو سکتی ہے خواہ وہ ممکن ہو یا محال ہو اور ترجی اس چیز کی ہوتی ہے جس کا ہونا ممکن ہو، لہٰذا لیت الشباب یعود کہہ سکتے ہیں لیکن لعل الشباب یعود نہیں کہہ سکتے کیونکہ جوانی کا لوٹنا ممکن نہیں اور حضرت زلیخا کی جوانی کا لوٹنا از قبیل خوارق تھا جو امتناع عادی کے منافی نہیں۔

سوال ٦:۔ (الف) افعال قلوب کو افعال قلوب کیوں کہتے ہیں نیز ان کا مدخول بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنے شک کیلئے ہیں؟ مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ قلوب، قلب بمعنی دل کی جمع ہے۔ چونکہ ان افعال کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور اعضائے ظاہری کو انکے واقع کرنے میں دخل نہیں ہوتا اس لیے ان کو افعال قلوب کہتے ہیں۔ بقیہ جواب ١٩٨٥ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔

(ب) فعل مضارع پر داخل ہونے والے حروف کتنے ہیں اور کون کونسے معنوں کیلئے آتے ہیں؟ نیز اَنْ کے مقدر ہونے کے مقامات بمع امثلہ بیان کریں۔

جواب:۔ فعل مضارع پر داخل ہونے والے حروف دو قسم کے ہیں ایک حروف ناصبہ، جن کا ذکر تفصیلاً ٢٠٠٥ء کے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ دوسرے حروف جازمہ جن کا ذکر ١٩٨٧ء کے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ اور فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں: لم، لما، لام امر، لائے نھی اور ان شرطیہ۔

تقدیر اَنْ کے مواضع: کلمہ اَنْ سات جگہ مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (١) حتی کے بعد جیسے اسلمت حتی ادخل الجنۃ. (٢) لام کی کے بعد جیسے قام زید لیذھب. (٣) لام جحد کے بعد جیسے ما کان اللّٰہ لیعذبھم. (٤) اس فاء کے بعد جو امر، نہی وغیرہ کے جواب میں واقع ہو جیسے اسلم فتسلم. (٥) اس واؤ کے بعد جو امر وغیرہ کے جواب میں واقع ہو جیسے اسلم وتسلم. (٦) اَوْ بمعنی اِلیٰ اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے بعد جیسے لاحسبنک او تعطینی حقی. (٧) واو عطف کے بعد جبکہ معطوف علیہ اسم صریح ہو جیسے اعجبنی قیامک وتخرج.

سوال۷:۔ والصلوۃ الخ کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب:۔ الصلوۃ مبتدا،**علی** جار،**سید** مضاف،**الانبیاء** مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ،**محمد** موصوف،**المصطفیٰ** صفت،موصوف صفت مل کر بدل،مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور،جار مجرور **نازلۃ** مقدر کے متعلق ہوکر خبر،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھدایۃ النحو ۲۰۰۸ء

سوال۱:۔ درج ذیل کی تشریح کریں۔مقدمہ وغیرہ۔

جواب:۔ (۱)مقدمہ: اس سے مراد مقدمۃ الکتاب ہے،یعنی وہ مجموعۂ کلام جو مقصود سے پہلے لایا جائے جس کے ساتھ مقصود کا ارتباط ہو۔اس مقدمہ میں تین فصلیں ہیں۔اول علم نحو کی تعریف،موضوع اور غرض کے بیان میں،دوم کلمہ کی تعریف اور اسکے اقسام کے بیان میں،سوم کلام کی تعریف واقسام کے بیان میں۔(۲) کلام کی تعریف: اس کا جواب ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔(۳) معرب کی تعریف: جواب ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ (۴)ضمیر قصہ: وہ ضمیر مؤنث جس کا مرجع مذکور نہ ہو اور مابعد جملہ اس کی تفسیر کرے جیسے **انھا زینب قائمۃ**. (۵)عدل تحقیقی: ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں میں گذر چکا ہے۔(٦) عدل تقدیری: ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔ (۷)فعل لازم: وہ ہے جس کا معنی فاعل کے ساتھ مکمل ہو جائے جیسے **قام زید**. (۸)فعل متعدی: وہ ہے جس کا معنی فاعل سے مل کر مکمل نہ ہو بلکہ مفعول کی بھی حاجت ہو جیسے **ضرب زید عمرا**. (۹)اسم اشارہ: وہ ہے جس کے ساتھ کسی معین کی جانب اشارہ کیا جائے جیسے **ھذا**. (۱۰)عطف بیان: وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے **قام ابو حفص عمر** میں **ابو حفص** مبین اور **عمر** عطف بیان ہے۔

سوال۲:۔ (۱)اعراب اور عامل کی تعریف کریں۔

جواب:۔ اعراب اس حرکت یا حرف کو کہتے ہیں جس کے سبب معرب کا آخر بدل جائے جیسے ضمہ،فتحہ،کسرہ۔واو،الف اور یاء۔عامل وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں اعراب آئے مثلاً **جاء زید** میں **جاء** عامل ہے **زید** معرب اور ضمہ اعراب ہے۔

(۲)اسم کے اعراب کی کل کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ اسم کے اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) اعراب حرکت کے ساتھ، جیسے ضمہ، فتحہ اور کسرہ (۲) اعراب حرف کے ساتھ، یعنی واؤ، الف اور یاء کے ساتھ، جیسے **جاء ابوک، و رایت اباک، و مررت بابیک.**

(۳) معرب کی تعریف اور **لا یشبه مبنی الاصل** کا فائدہ بیان کریں۔

جواب:۔ معرب کی تعریف ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں گذر گئی ہے۔ اور **لا یشبه مبنی الاصل** کا مقصد لفظ **ھؤلاء** کو خارج کرنا ہے جو کہ **جاء نی ھؤلاء** میں واقع ہے، کیونکہ یہ مبنی اصل یعنی حرف کے مشابہ ہے۔

سوال ۳:۔ (الف) **اما التانیث فشرطه ان یکون علما و کذلک المعنوی.** تانیث کی دونوں قسموں میں علمیت کے شرط ہونے کے اعتبار سے فرق بیان کیجئے۔

جواب:۔ تانیث کی دونوں قسموں میں علمیت شرط ہے فرق یہ ہے کہ تانیث لفظی بالتاء میں علمیت وجوب تاثیر کیلئے شرط ہے، یعنی تانیث بالتاء اگر علم ہو تو اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے جیسے **طلحة.** اور تانیث معنوی میں جواز تاثیر کی شرط ہے، یعنی تانیث معنوی اگر علم ہو تو اس کو غیر منصرف پڑھنا جائز ہے واجب نہیں۔ بلکہ وجوب تاثیر کیلئے مزید کچھ شرطیں ہیں۔

(ب) **اُخر** اور **جمع** کے معدول عنہ میں کتنے اور کون کونسے احتمال ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

جواب:۔ **اُخر** کے معدول عنہ میں دو احتمال ہیں: اول **الاخر** دوم **آخر مِنْ** اور **جُمَعُ** کے معدول عنہ میں دو احتمال ہیں (۱) اگر یہ **فعلاء** صفتی کی جمع ہو تو اس کا معدول عنہ **جُمُعٌ** ہوگا، کیونکہ **فعلاء** صفتی کی جمع **فُعُلٌ** کے وزن پر آتی ہے۔ (۲) اگر یہ **فعلاء** اسمی کی جمع ہو تو اس کا معدول عنہ **جماعی** جمع تکسیر یا **جماعاوات** جمع سالم ہوگا۔

(ج) درج ذیل کے منصرف و غیر منصرف ہونے کی تعیین کیجئے۔ **ماه، جور، شتر، ابراهیم الخ۔**

جواب:۔ ۲۰۰۷ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔

سوال ۴:۔ (الف) فاعل کی تعریف کریں نیز فاعل کو مفعول پر مقدم و مؤخر کرنے کی تفصیل بیان کیجئے۔

جواب:۔ فاعل کی تعریف ۲۰۰۷ء کے پرچہ میں گذر چکی ہے۔

تقدیم وتاخیر کے مواضع: جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا خوف ہو تو فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے **ضرب موسیٰ عیسیٰ.** اور اگر التباس کا خوف نہ ہو تو مفعول کو مقدم کرنا جائز

ہے جیسے اکل الکمثری یحی ٰ اس مثال میں التباس کا خوف نہیں کہ کمثری ٰ ماکول ہے تو اس کا مفعول ہونا متعین ہو گیا اور یحی ٰ جو کھانے والا ہے اس کا فاعل ہونا متعین ہو گیا اور یہ تعین قرینہ معنویہ کی وجہ سے ہے۔

(ب) مبتدا کی قسم ثانی سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ ۲۰۰۸ء کے پرچہ میں حل ہو گیا ہے۔

القسم الثانی شرح مائة عامل

سوال۵:۔ باء، من، علی، لام میں سے کوئی دو کے معانی مع امثلہ بیان کیجئے۔

جواب:۔ باء کے معانی ۲۰۰۷ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ کلمہ مِنْ کے معانی ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں گذر چکے ہیں۔

کلمہ علی کے معانی: (۱) استعلاء جیسے زید علی السطح. (۲) بمعنی باء جیسے مررت علیه جو کہ مررت به کے معنی میں ہے۔ (۳) بمعنی فی جیسے ان کنتم علی سفر ای فی سفر.

لام جارہ کے معانی: (۱) اختصاص کیلئے جیسے الجل للفرس. (۲) زائدہ جیسے ردف لکم ای ردفکم. (۳) تعلیل کیلئے جیسے جئتک لاکرامک. (۴) قسم کیلئے جیسے لله لایؤخر الاجل. (۵) معاقبت کیلئے جیسے لزم الشر للشقاوة.

(ب) حاشا، خلا اور عدا کا عمل بیان کیجئے۔

جواب:۔ یہ تینوں استثناء کیلئے آتے ہیں۔ جیسے جاء نی القوم حاشا زیدٍ و خلا زید و عدا زید.

(ج) ضمائر جائز الاستتار اور واجب الاستتار کونسی ہیں مثالیں دیکر واضح کیجئے۔

جواب:۔ جائز الاستتار وہ ضمیر ہے جس کی جگہ اسم ظاہر بطور فاعل آسکے جیسے زید ضرب میں ہو کیونکہ ضرب زید بھی کہہ سکتے ہیں اور واجب الاستتار وہ ضمیر ہے جس کی جگہ اسم ظاہر بطور فاعل نہ آسکے جیسے اَضرب میں انا اور اِضرب میں انت ضمیر واجب الاستتار ہے۔

سوال۶:۔ (الف) النوع الرابع حروف تنصب الاسم فقط وهی سبعة احرف. عبارت کا ترجمہ اور ترکیب کیجئے۔

جواب:۔ ترجمہ: چوتھی نوع ایسے حروف ہیں جو اسم کو نصب دیتے ہیں صرف اور وہ سات حروف ہیں۔

ترکیب: النوع موصوف، الاول صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، حروف موصوف، تنصب فعل، ضمیر مستتر

فاعل،**الاسم** مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صفت،موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔**فاء** برائے جزا،**لفظ** اسم فعل،**انت** ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوا شرط مقدر **اذا نصبت بها الفعل** کی،شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ **واو** برائے عطف،**هی** مبتدا،**سبعة** ممیز مضاف،**احرف** تمیز مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب)ظرف مستقر اور لغو کی تعریف کیجئے۔

جواب:۔ ظرف مستقر اس جار مجرور کو کہتے ہیں جس کا متعلق عبارت میں موجود نہ ہو جیسے **لله**. اور ظرف لغو اس جار مجرور کو کہتے ہیں جس کا متعلق عبارت میں موجود ہو جیسے **مررت بزید.**

(ج)تعوذ کی ترکیب کریں۔

جواب:۔ **اعوذ** فعل،**انا** ضمیر مستتر فاعل،**باء** حرف جار،اسم جلالت مجرور،متعلق اول **اعوذ** کا،**من** حرف جار، **الشیطان** موصوف،**الرجیم** صفت،موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور،جار مجرور متعلق ثانی،فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ھدایۃ النحو ۲۰۰۹ء

سوال ۱:۔ (الف):کلمہ کی تعریف اور تین قسموں میں منحصر ہونے کی وجہ قلمبند کریں۔

جواب:۔ ۱۹۸۵ء کے پرچہ میں حل ہو چکا ہے۔

(ب):کلام کی تعریف کیجئے نیز بتائیں کہ کلام کس کس سے حاصل ہوتی ہے اور کیوں؟ نیز ہر ایک کی مثال بیان کیجئے۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ج):اسم معرب،اعراب،عامل اور محل اعراب میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

جواب:۔ محل اعراب اسم معرب کا آخر ہے۔معرب کی تعریف ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔بقیہ کی تعریفات ۲۰۰۷ء اور ۲۰۰۸ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(د):**والرابع ان یکون الرفع بالواو والنصب بالالف والجر بالیاء.** عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں

کہ اعراب کی یہ قسم کون سے اسماء سے مختص ہے اور اس کیلئے کیا شرائط ہیں؟

جواب:۔ اعراب کی چوتھی صورت یہ ہے کہ رفع واؤ سے ہو، نصب الف سے اور جر یاء سے۔ یہ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب ہے۔ تفصیل ۲۰۰۷ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

سوال ۲:۔ (الف): تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب:۔ ۲۰۰۸ء کے پرچہ میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(ب): وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرائط ہیں مثالیں دیکر وضاحت کریں نیز بتائیں کہ وزن فعل عدل کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ وزن فعل کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل سے مختص ہو اور اسم میں پایا جائے تو فعل سے منقول ہو کر پایا جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ اگر وہ وزن فعل کے ساتھ مختص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اول میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہو اور اسکے آخر میں تاء نہ ہو۔ لہٰذا شَمَّر اور ضُرِب غیر منصرف ہیں کیونکہ ان میں پہلی شرط موجود ہے۔ اور احمد اور یشکر وغیرہ غیر منصرف ہیں شرط ثانی پائے جانے کے سبب۔ لیکن یعمل منصرف ہے تاء کو قبول کرنے کی وجہ سے۔ بولا جاتا ہے ناقلة یعملة. اور وزن فعل عدل کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا کہ ان کے اوزان مختلف ہیں۔

سوال ۳:۔ (الف): فاعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ اس کے فعل کو واحد، تثنیہ اور جمع لانے کے کیا ضوابط ہیں؟ مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ فاعل کی تعریف اور فاعل کو واحد وغیرہ لانے کی تفصیل ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): مفعول مطلق کی تعریف بیان کیجئے اور بتائیں کہ وہ کس کس معنی کیلئے آتا ہے ہر ایک کے اعتبار سے مثال لکھیں اور بتائیں کہ اس کے عامل کو کہاں جوازاً اور کہاں وجوباً حذف کیا جاتا ہے؟ مثالیں دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ مفعول مطلق کی تعریف وغیرہ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

القسم الثانی شرح مائة عامل

سوال ٤:۔ (الف): حرف لام کونسے حروف سے ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور کس کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے ہر معنی کے اعتبار سے مثال تحریر کیجئے۔

جواب:۔ ۲۰۰۸ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): ترکیب کیجئے۔ **فاللفظیۃ منھا علی ضربین سماعیۃ وقیاسیۃ۔**

جواب:۔ **فاء** تفصیلیہ، **اللفظیۃ** صفت موصوف مقدر **العوامل** کی، موصوف صفت سے مل کر ذوالحال، **من** حرف جار، **ھاء** ضمیر مجرور **کائنۃً** کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، **علی** جار، **ضربین** مجرور، **کائنۃ** کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **سماعیۃ** خبر مبتدا محذوف کی **جواحدھا** ہے، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **واؤ** حرف عطف، **قیاسیۃ** خبر، مبتدا محذوف **ثانیھا** کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
بلغ فعل، **نون** وقایہ، **یاء** متکلم مفعول، **ان** حرف مشبہ بفعل، **زیدا** اس کا اسم، **منطلق** خبر، **انّ** اسم وخبر سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ھدایۃ النحو ۲۰۱۰ء

سوال ۱:۔ اسم کی تعریف کریں اور اسکی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اسم کی علامات بمع امثلہ سپرد قلم کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۶ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

سوال ۲:۔ (i): اسم معرب اور اسم مبنی کی تعریف کریں اور حکم مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ii): درج ذیل اسماء کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں۔ غیر منصرف، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا کی قسم ثانی۔

جواب:۔ غیر منصرف ۱۹۸۶ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ اسباب منع صرف ۱۹۸۷ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ مفعول مالم یسم فاعلہ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ مبتدا کی قسم ثانی ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

سوال ۳:۔ غیر منصرف کی تعریف تحریر کریں نیز بتائیں کہ اسباب منع صرف کتنے اور کون کونسے ہیں؟ ہر ایک کی مثال بھی تحریر کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال ٤:۔ درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں۔ مفعول مطلق، مفعول لہ، تابع نعت، اضافت معنویہ۔

جواب:۔ مفعول مطلق ۱۹۸۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ مفعول لہ ۱۹۸۷ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ تابع نعت ۱۹۸۵ء

کے پرچہ میں دیکھیں۔ اضافت معنویہ کی تعریف: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں مضاف ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہے جیسے غلام زید.

القسم الثانی شرح مائة عامل

سوال۵:۔ (الف): حروف جارہ کتنے اور کون کونسے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب:۔ ۱۹۸۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): حرف من کس کس معنی کیلئے آتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

سوال۶:۔ (الف): افعال ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ نیز بتائیں کہ کیا عمل کرتے ہیں؟ کسی ایک کی مثال دیکر وضاحت کریں۔

جواب:۔ ۱۹۸۶ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): درج ذیل کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔ **وعن للبعد والمجاوزة نحو رمیت السهم عن القوس.**

جواب:۔ ترجمہ: اور لفظ عن ہونے والا ہے دوری اور تجاوز کر جانے کیلئے۔ جیسے میں نے تیر کو کمان سے پھینکا۔

ترکیب: **عن** مراد لفظ مبتدا، **للبعد** جار مجرور معطوف علیہ ہو او حرف عطف، **المجاوزة** معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور **کائنة** کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال۷:۔ درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

(۱): **واللّٰه لاشربن اللبن.** **واؤ** قسمیہ جار، اسم جلالت مجرور، جار مجرور **اقسم** فعل مقدر کے متعلق ہوا، **اقسم** فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، **لاشربن** لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، **انا** ضمیر مستتر فاعل، **اللبن** مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ ہوا۔ (۲): **لعل السلطان یکرمنی.** **لعل** حرف مشبہ بفعل، **السلطان** اس کا اسم **یکرم** فعل، **ھو** ضمیر مستتر فاعل، **نون** وقایہ، **یاء** مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعل بہ سے مل کر خبر، **لعلّ** اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ (۳): **اسلمت کی ادخل الجنة.** **اسلمت** فعل بافاعل، **کیْ** حرف ناصب، **ادخل** فعل، **انا** فاعل، **الجنة** مفعول فیہ، فعل اپنے

فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔(۴): **ان تضرب اضرب. اِن** حرف شرط، **تضرب** فعل، **انت** فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، **اضرب** فعل، **انا** فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔(۵): **نمت البارحة حتی الصباح. نمت** فعل بافاعل، **البارحة** مفعول فیہ، **حتی** جار، **الصباح** مجرور، جار مجرور متعلق **نمت** کے، فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔(۶): **سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه. سقی** فعل، اسم جلالت فاعل، **ثرا** مضاف، **ھا** ضمیر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ ہوا۔ **واو** حرف عطف، **جعل** فعل، **ھو** فاعل، **الجنة** مفعول اول، **مَثْوا** مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ معطوفہ ہوا۔(۷): **النوع الرابع حروف تنصب الاسم. النوع** موصوف، **الرابع** صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، **حروف** موصوف، **تنصب** فعل، **ھی** ضمیر فاعل، **الاسم** مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھدایۃ النحو ۲۰۱۰ء

سوال ۱:۔ (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریفات اور علامات تحریر کریں۔ نیز علامات اسم سے کسی تین کے متعلق تحریر کریں کہ ان کو اسم کے ساتھ خاص کیوں کیا گیا ہے۔

جواب:۔ اسم، فعل اور حرف کی تعریفات ۲۰۰۶ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

علامات اسم: (۱) اس سے خبر دینا صحیح ہو جیسے **زید قائم**. کیونکہ فعل کی وضع اس لیے ہے کہ وہ ہمیشہ مسند ہو اور حرف کی وضع اس لیے ہے کہ وہ نہ مسند ہو اور نہ مسند الیہ، تو مسند الیہ ہونا اسم کے ساتھ خاص ہو گیا اور صحۃ الاخبار بہ سے مراد یہی مسند الیہ ہونا ہے۔(۲) مضاف ہونا جیسے **غلام زید**. چونکہ اضافت کے لوازمات یعنی تعریف، تخصیص اور تخفیف اسم سے خاص ہیں اس لیے اضافت بھی اسم سے خاص ہے۔(۳) لام تعریف کا دخول جیسے **الرجل**. (۴) جر کا دخول جیسے **بزید**. (۵) تثنیہ ہونا جیسے **زیدان**. (۶) جمع ہونا جیسے **زیدون**. (۷) صفت ہونا جیسے **رجل ضارب**. (۸) تصغیر جیسے **قریش**. (۹) منادیٰ ہونا جیسے **یا زید**.

علامات فعل: (۱) حرف **قد** کا داخل ہونا جیسے **قد ضرب**. کلمہ **قد** فعل کے خواص میں سے ہے کیونکہ لفظ **قد** ماضی کو حال کے قریب کرنے کیلئے آتا ہے اور مضارع کی تحقیق یا تقلیل کیلئے اور یہ معنی صرف فعل میں ہوتے ہیں اس لیے قد بھی فعل کے ساتھ خاص ہے۔ (۲) دخول **سین** جیسے **سیضرب** وجہ یہ ہے کہ یہ استقبال کیلئے آتا ہے اور زمانہ استقبال فعل میں ہوتا ہے تو سین بھی فعل کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔ (۳) **سوف** جیسے **سوف یضرب** (۴) اس کے ساتھ خبر دینا صحیح ہو جیسے **ضرب زید**. (۵) جوازم کی وجہ سے آخر میں جزم آنا جیسے **لم یضرب**. (۶) ماضی اور مضارع کی جانب گردان جیسے **ضرب یضرب**.

علامت حرف: حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی علامات سے کوئی علامت نہ ہو۔

(ب): کلمہ کے اقسام ثلثہ کی وجہ حصر بیان کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔

سوال ۲:۔ (الف): عدل کی لغوی واصطلاحی تعریف کریں اور بتائیں کہ عدل تحقیقی اور تقدیری سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ یہ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): درج ذیل اسباب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط تحریر کریں۔ تانیث، معرفہ، عجمہ، ترکیب، الف نون زائدتان۔

جواب:۔ (۱) تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کیلئے علمیت شرط ہے۔ (۲) معرفہ کی شرط علمیت ہے۔ (۳) عجمہ کی شرط عجمی زبان میں علم ہونا اور زائد ہونا تین حروف پر یا ثلاثی متحرک الاوسط ہونا۔ (۴) ترکیب کی شرط علمیت ہے اور ترکیب اضافی اور اسنادی نہ ہونا۔ (۵) الف نون کی شرط: الف نون اگر اسم میں ہو تو اس کی شرط علمیت ہے جیسے **عمران** اور **عثمان** اور اگر صفت میں ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث **فعلانۃ** کے وزن پر نہ ہو۔

سوال ۳:۔ (الف): اسم مرفوع کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام لکھیں نیز کسی دو کی تعریف بمع امثلہ تحریر کریں۔

جواب:۔ مرفوع وہ اسم ہے جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو۔ اور فاعلیت کی علامتیں تین ہیں: رفع، واؤ، الف۔ اقسام کا بیان ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

مرفوعات میں سے دو کی تعریف اور مثال: (۱) مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زید قائم میں **لفظ زید**.

(۲) خبر وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے خالی ہو اور مسند بہ ہو جیسے **زید قائم** میں **قائمٌ**.

(ب): اسم مجرور کی تعریف لکھیں نیز اضافت معنویہ اور لفظیہ کی تعریف اور انکے فوائد مع امثلہ تحریر کریں۔

جواب:۔ مجرور وہ اسم ہے جو مضاف الیہ ہونے کی علامت پر مشتمل ہو۔ اور مضاف الیہ ہونے کی علامت جر ہے۔

اضافت معنویه: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہے جیسے **غلام زید.**

فوائد: اضافت معنویہ کا فائدہ: (۱) مضاف کو معرفہ بنانا۔ اگر اس کی اضافت معرفہ کی طرف ہو جیسے **غلام زید** میں اضافت الی المعرفہ کی وجہ سے لفظ **غـــلام** معرفہ ہو گیا ہے۔ (۲) مضاف کی تخصیص جبکہ مضاف الیہ نکرہ ہو جیسے **غلام رجل.**

اضافت لفظیه: اضافت لفظیہ وہ ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے **ضارب زید** اور اسکا فائدہ صرف لفظ میں تخفیف ہے۔

سوال ٤:۔ (الف) تابع کی تعریف کریں نیز تابع بدل اور تابع تاکید کی تعریف اور انکی اقسام لکھیں۔

جواب:۔ تابع وہ دوسرا لفظ ہے جو پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ معرب ہو اور دونوں کے اعراب کی جہت ایک ہو۔

تابع بدل: بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہے بدل کی چار قسمیں ہیں:

(۱) **بدل الکل:** جس میں بدل اور مبدل منہ کا مصداق و مدلول ایک ہو جیسے **جاء نی زید اخوک** میں **زید** اور **اخوک** سے ایک ہی شخص مراد ہے۔

(۲) **بدل البعض:** جس میں بدل کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا بعض ہو جیسے **ضربت زیدا راسه** میں سر زید کا بعض اور جزو ہے۔

(۳) **بدل الاشتمال:** جس میں بدل کا مدلول مبدل منہ کے متعلقات میں سے ہو جیسے **سلب زید ثوبه** میں **ثوب** کو زید سے تعلق ہے کہ **ثوب** زید کی ملک ہے۔

(۴) **بدل الغلط:** جس میں مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کیا جائے پھر اس غلطی کے تدارک کیلئے بدل کو ذکر کیا جائے

جیسے جاء نی زید جعفر.

(ب): مستثنیٰ کی تعریف اور اقسام بمع امثلہ لکھیں۔

جواب:۔ ۱۹۸۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔

سوال ۵:۔ (الف): درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ لکھیں۔

جواب: (۱) مبتدا کی قسم ثانی، ۲۰۰۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔(۲) ترخیم منادیٰ: یہ ہے کہ منادیٰ کے آخر سے تخفیف کیلئے کسی حرف کو حذف کرنا مثلاً یا **مالک** سے کاف حذف کر کے **یا مال** بولنا۔(۳) فعل متعدی: جس کا معنی فاعل سے مکمل نہ ہو بلکہ مفعول کی بھی حاجت ہو جیسے **ضرب زید عمرا.** زید نے عمرو کو مارا۔(۴) جمع قلت: جس کا اطلاق دس سے کم پر ہو۔(۵) جمع کثرت: جس کا اطلاق دس سے زائد پر ہو۔

(ب): مفاعیل خمسہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔

جواب:۔ ۱۹۸۷ء میں گذر چکا ہے۔

القسم الثانی شرح مائة عامل

سوال ۶:۔ (الف): حروف مشبہ بالفعل کن کن معانی کیلئے آتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں گذر چکا ہے۔

(ب): حرف جار باء کے معانی تحریر کریں۔

جواب:۔ ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں گذر چکے ہیں۔

سوال ۷:۔ (الف): عوامل قیاسی کتنے اور کون کونسے ہیں؟ نیز مصدر کی مختلف حالتیں مع امثلہ سپرد قلم کریں۔

جواب:۔ عوامل قیاسیہ سات ہیں: فعل، مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مضاف، اسم تام۔

مصدر کی حالتیں: (۱) مصدر فاعل کی طرف مضاف ہوگا اور اس کا مفعول منصوب ہوگا جیسے **اعجبنی ضربُ زیدٍ عمراً.** (۲) فاعل کی طرف مضاف ہوگا اور مفعول مذکور نہیں ہوگا جیسے **عجبت من ضربِ زیدٍ.** (۳) مصدر مفعول کی طرف مضاف ہوگا اور مبنی للمفعول ہوگا اور مفعول فاعل کے قائم مقام ہوگا جیسے **عجبت من ضربِ زیدٍ ای من ان یُضربَ زیدٌ.** (۴) مفعول کی طرف مضاف ہوگا اور فاعل مرفوع مذکور ہوگا جیسے من

ضرب اللص الجیادُ. (۵) مصدر مفعول کی طرف مضاف ہوگا اور فاعل محذوف ہوگا جیسے لا یسام الانسان من دعاء الخیر، ای من دعائہ الخیر.

(ب): افعال مدح وذم کی تعریف اور انکے استعمال کا طریقہ مع امثلہ لکھیں۔

جواب:۔ افعال مدح وہ ہیں جنکو انشاء مدح کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ افعال مدح دو ہیں اول نِعْمَ اور اس کا فاعل کبھی اسم جنس معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرجل زیدٌ میں الرجل فاعل ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے۔ اور کبھی اس کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نعم صاحب الرجل زید. اور کبھی فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے جسکی نکرہ منصوبہ کے ساتھ تمیز لائی جاتی ہے اور مخصوص المدح مبتدا ہوتا ہے یا مبتدا محذوف کی خبر ہوتا ہے اور افراد وغیرہ میں فاعل کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے نعم رجلا زید. دوم حبذا: یہ بھی مدح کیلئے ہے اور اس کا فاعل ہمیشہ یہی لفظ ذا ہوتا ہے۔ اور افعال ذم بھی دو ہیں، اول: بئس اس کا فاعل بھی لفظ نعم کی مثل تین طرح آتا ہے اور اس کے مخصوص بالذم کا حکم نعم کے مخصوص بالمدح والا ہے جیسے بئس الرجل زید، بئس صاحب الرجل زید، بئس رجلا زید الخ. دوم سَاءَ: جو بئس کا مرادف ہے اور جمیع وجوہ استعمال میں اس کے موافق ہے۔

سوال۷:۔ درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجئے۔

جواب:۔ (۱) الحمد للہ رب العلمین: ۱۹۸۵ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ (۲) ولا صلبنکم فی جذوع النخل: واو حرف عطف، لاصلّبنّ صیغہ واحد متکلم لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، انا ضمیر فاعل، کم مفعول بہ، فی حرف جار، جذوع مضاف، النخل مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار مجرور متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ (۳) سقی اللہ ثراہ الخ: ۲۰۰۴ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ (۴) عندی احد عشر درھما: عند مضاف، یاء مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ خبر مقدم، احد عشر ممیّز، درھما تمیز، ممیز با تمیز مبتدا، مبتدا، خبر جملہ اسمیہ ہوا۔ (۵) حروف تنصب الاسم فقط: ۲۰۰۸ء کے پرچہ میں دیکھیں۔ (۶) ضرب زید عمرا مشدودا: ضرب فعل، زید فاعل، عمرو مفعول بہ، مشدودا حال، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ھدایۃ النحو

سوال نمبر 1:۔ اما الترکیب فشرطہ ان یکون علماً بلا اضافۃ ولا اسناد کبعلبک فعبد اللہ منصرف ومعدیکرب غیر منصرف وشاب قرناھا مبنیٌّ

(الف) مذکورہ بالا عبارت کا ترجمہ لکھیں۔

(ب) مصنف نے ترکیب کے منع صرف میں مؤثر ہونے کیلئے علمیت اور بلا اضافۃ ولا اسناد کی شرطیں کیوں رکھی ہیں۔

(ج) ترکیب کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد تمام اتفاقی اور احترازی امثلہ کی وضاحت کریں۔

جواب:۔ (الف) لیکن ترکیب تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو بغیر اضافت اور اسناد کے جیسے **بعلبک** پس **عبد اللہ** منصرف ہے اور **معدیکرب** غیر منصرف ہے اور **شاب قرناھا** مبنی ہے۔

جواب:۔ (ب) ترکیب کے منع صرف میں مؤثر ہونے کیلئے علمیت کی شرط اس لیے لگائی کہ ترکیب ایک عارضی چیز ہے کیونکہ اصل ہر کلمہ میں یہ ہے کہ وہ تنہا استعمال ہو اور دوسرے کلمہ کی طرف محتاج نہ ہو مگر عارض کی وجہ سے ترکیب کو جائز قرار دیا گیا اور عارضی چیز زوال پذیر ہوتی ہے لہٰذا ترکیب میں علمیت شرط کی تاکہ وہ زوال سے محفوظ ہو جائے اور غیر منصرف کا سبب بنے، اور بلا اضافت کی قید اس لیے لگائی کہ اضافت غیر منصرف کو منصرف یا منصرف کے حکم میں کر دیتی ہے تو یہ کیسے غیر منصرف میں مؤثر ہو سکتی ہے۔ اور بلا اسناد کی شرط اس لیے لگائی کہ مرکب اسنادی جب کسی کا علم بن جائے تو وہ مبنی ہو جاتا ہے اور مبنی غیر منصرف کی ضد ہے کیونکہ منصرف معرب کی قسم ہے۔

جواب:۔ (ج) ترکیب باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے لغوی معنی ہیں جوڑنا، مرکب کرنا۔ اور اصطلاح میں دو یا زیادہ کلموں کا بغیر کسی حرف کے جزو ہونے کے ایک ہو جانا ترکیب ہے۔

امثلہ کی وضاحت:۔ **بعلبک** یہ اتفاقی مثال ہے **بعل** ایک بت کا نام تھا اور **بک** اس کے پجاری بادشاہ کا نام تھا تو دونوں اسموں کو ملا کر ایک شہر کا نام **بعلبک** رکھ دیا گیا جس کا بانی یہ بادشاہ تھا۔ اس میں کوئی جز و حرف بھی نہیں اور اس میں ترکیب اضافی اور اسنادی بھی نہیں، لہٰذا **بعلبک** ترکیب اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور **عبد اللہ و شاب قرناھا** یہ دونوں احترازی مثالیں ہیں کیونکہ **عبد اللہ** مرکب اضافی ہے لہٰذا یہ منصرف ہوگا اور

شاب قرناها چونکہ مرکب اسنادی ہے کیونکہ شاب فعل اور قرناها مرکب اضافی فاعل ہے لہذا یہ بھی غیر منصرف نہیں بلکہ مبنی ہے۔

شرح مأة عامل

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور تمیز کے اعراب کا جامع قاعدہ بیان کریں۔

۱. وهی سبعة عشر حرفا ۲. نحو به داء

جواب:۔ (۱) واؤ حرف عطف، **هی** ضمیر مرفوع منفصل مبتدا، **سبعة عشر** اسم عدد ممیز **حرفاً** تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۲) **نحو** مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مضاف، **به داء** مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مثالہ کی، مثالہ مرکب اضافی مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(**فائدہ**) لفظ **نحو** وغیرہ کے بعد جو مثالیں لکھی جاتی ہیں ان سے معنی مراد نہیں ہوتے، کیونکہ بر تقدیر ارادہ معنی وہ مثالیں جملہ ہوں گی اور لفظ **نحو** ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں (بشیر الکامل) لیکن اگر **به داء** کے معنی مراد لیے جائیں تو ترکیب یوں ہوگی: **با** حرف جار **ها** ضمیر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا **ثابت** مقدر کا، **ثابت** اپنے فاعل **هُوَ** اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، **داء** مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر مثالہ کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمیز کا قاعدہ کلیہ:۔ (۱) تین سے لے کر دس تک اسم عدد کی تمیز جمع اور مجرور آتی ہے جیسے **سبعة عوامل**، **عوامل** تمیز ہے جو جمع ہے اور مجرور کیونکہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے اس کا جر نصب کے ساتھ ہے۔

(۲) گیارہ سے ننانوے تک اسم عدد کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے **سبعة عشر حرفا**۔

(۳) **مأة** اور **الف** کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے جیسے **مأةُ عاملٍ**۔

مصنف کی دیگر تصنیفات



مکتبہ غوثیہ مہریہ

دارالعلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان